REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP - 3

جلد ۳۴

شمارہ ۱۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ

سالانہ ۱۲۶ روپے

ششماہی ۶۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک / بحری ڈاک ۱۸ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

ایڈیٹر — خورشید احمد انور

نائب — جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY "BADR" QADIAN - 143516

۱۸ شعبان ۱۴۰۵ھ | ۹ ہجرت ۱۳۶۴ ہش | ۹ مئی ۱۹۸۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ ہجرت (مئی) — سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ ترین اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں حضور انور کو فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۸ ہجرت (مئی) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مورخہ ۷ مئی کی صبح لندن سے بخیر و عافیت واپس قادیان تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔ آپ کی آمد کی پیشگی اطلاع ملتے ہی احباب مسجد مبارک کے سامنے جمع ہو گئے جہاں آپ کا نہایت مشتاق اہالیان قادیان اور بچوں کے پُر جوش نعروں کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ اس موقعہ پر صاحبزادہ صاحب موصوف نے ازراہ شفقت تمام افراد کو مصافحہ و معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔ مقامی خبر کے مطابق محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ بچگان و درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے بیسویں تاریخی جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

از مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ مقیم لندن (انگلستان)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے بیسویں تاریخی جلسہ سالانہ میں شرکت کی خاکسار کو بھی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ قادیان سے روانہ ہونے والا ہمارا قافلہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ محترم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ۔ عزیزم مولوی محمد حمید احمد صاحب۔ عزیزم عبد الحفیظ صاحب اور خاکسار بشیر احمد دہلوی ابو الحکیم پر مشتمل تھا۔ ان میں سے عزیز عبد الحفیظ صاحب تو ایروفلوٹ کے طیارے کے ذریعہ مورخہ ۱۹ مارچ کو لندن کے لئے روانہ ہو گئے تھے جبکہ باقی مذکورہ افراد کا قافلہ یکم اپریل کو سیرین ائیر لائن کے طیارے کے ذریعہ روانہ ہوا۔ لندن کے وقت کے مطابق رات گیارہ بجے ہم ہیتھرو ایئرپورٹ لندن پہنچے۔ جماعت احمدیہ لندن کی طرف سے استقبال اور ٹرانسپورٹ کا بہترین انتظام تھا۔ ہمارے قافلے کے افراد کو جماعتی انتظام کے مطابق قیام کے لئے ہمارا گیسٹ ہاؤس پہنچایا گیا۔

اسلام آباد ... جلسہ کا انتظام

"اسلام آباد" میں کیا گیا تھا۔ اس جگہ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ... کو جلسہ ہائے کی پہلی تقریر میں فرمایا:۔

"اسلام آباد جو خرید گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کا ایک نشان ہے یہ جگہ ہماری امیدوں اور کوششوں کے برخلاف اچانک ہمیں ملا ہے جس وقت ہم یہاں پہنچے ہیں اس سے پہلے تم بھی اکٹھی ہو چکا تھی یہاں بھی خدام اور بجنات نے آپ کے آنے سے پہلے جو خدمت کی ہے وہ بہت ہی زیادہ ہے کیونکہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ یہ کیا جگہ تھی اور کیا بنا دی گئی۔ بڑھوں اور بچوں نے اور ایسوں نے جو دل کے مریض تھے اُن کے سپرد میں نے یہ کام کیا اور اس وقت تک انہوں نے کام کیا جب تک کہ پوری اُن کو ڈاکٹروں نے ہسپتال نہیں بھجوا دیا جوانوں نے جو بڑی بڑی دُور سے آتے تھے اور خدمت سرانجام دیتے تھے انہوں نے ۲۱-۵ گھنٹے کام کر کے اس کو رہائش کے قابل بنایا۔"

حضور نے فرمایا

"مجھے خطرہ تھا کہ صحت کے محکمے کے جو لوگ جائزہ لیتے ہیں وہ اس کو پاس

(مسلسل صفحہ ...)

مجالس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ساتواں

سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان مجالس کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان کیپٹل سٹیشنری مارٹ ... کٹک اڑیسہ

طابع و ناشر ... نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر ... صدر انجمن احمدیہ قادیان

نہیں کہیں گے وقت تھوڑا تھا اور معیار یہاں کے بڑے سخت ہیں چنانچہ باقاعدہ ایک ٹیم آئی انہوں نے باقاعدہ اس کا معائنہ کیا وہ حیران رہ گئی کہ یہ کیا ہوا ہے کیا کوئی جناتی کارروائی ہوئی ہے۔ ایک صاحب نے کہا کہ میں تو تیاری کر کے آیا تھا کہ یہ اعتراض کروں گا میں تو حیران رہ گیا ہوں مجھے بتائیں یہ وہی جگہ ہے۔"

انتظامات

:- خاکسار مورخہ ۳ اپریل کو اسلام آباد گیا۔ اور یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ جلسہ کے انتظامات بالکل مکمل ہو چکے تھے۔ مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ اور مہمانوں کے قیام کے لئے کمرے تیار ہو چکے تھے۔ مہمانوں [illegible] کے انتظام کمروں کو گرم رکھنے کا انتظام لنگر خانہ کا انتظام حضور کے لئے بھی قیام نیز دفتر اور ملاقات کے انتظامات۔ یہ جملہ انتظامات ان عمارتوں میں کئے گئے جو پہلے اسکول اور ہوسٹل کے طور پر استعمال ہوتی تھیں۔ ان سب کو رنگ و روغن وغیرہ کر کے بہت [illegible] قابل بنا دیا گیا تھا۔ جلسہ کے انتظامات کے لئے کمیٹیاں قائم کی جا چکی تھیں اور جماعت کا ہر فرد بڑے اخلاص اور محنت سے کام میں لگا ہوا تھا۔ رات اور دن ان احباب نے کام کیا۔ ان احباب کو کام کرتے دیکھ کر ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی تھیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔ انتظامیہ کمیٹی کے رابطہ آفیسر محترم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت ہائے احمدیہ یو۔کے تھے۔

خطبہ جمعہ

:- مورخہ ۵ اپریل کو جمعہ کی نماز حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں پڑھائی خطبہ میں حضور نے پاکستان کے قرطاس ابیض میں شائع شدہ مندرجہ ذیل دو اعتراضات کو خصوصیت سے سامنے رکھا اور ان کے جوابات دئے۔ آپ نے فرمایا:-

(۱) ایک اعتراض حکومت پاکستان کا [illegible] پر یہ ہے کہ مرزا صاحب کا عجیب و غریب دعویٰ یہ ہے کہ ان کا روحانی قد و قامت دیگر انبیاء سے کہیں بلند ہے

(۲) ایک اعتراض یہ اٹھایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی وحی کو انبیاء کی وحی کی طرح قرار دیا ہے۔ ان اعتراضات کو بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا:-

دراصل یہ دونوں اعتراضات ایک ہی نوع کے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ انبیاء میں شامل ہیں تو زمرۂ انبیاء کے متعلق قرآن کریم میں ہمیں دو قسم کی آیات ملتی ہیں۔ بعض آیات میں تو انبیاء کے برابر ہونے کا ذکر ہے جیسا کہ فرمایا کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ۔ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔ کہ ہم رسولوں کے درمیان کسی قسم کا فرق نہیں کرتے۔ یہ دعویٰ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی طرف اور آپ کے ماننے والوں کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔ یعنی وہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی گئی ہے۔

خطاب کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ انبیاء میں شامل ہیں تو ان دونوں آیات میں ہی دونوں اعتراضات کا جواب موجود ہے۔ وحی کے لحاظ سے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اور ہر رسول کی طرف نازل ہونے والی وحی خدا کی طرف سے آتی ہے جیسے پہلے رسولوں پر آتی رہی تھی اور خدا کے کلام میں ان کی شان شوکت اور صحت کی سچائی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہوتا جہاں تک مراتب کا تعلق ہے یہ وہی اللہ کا کام ہے جس کو چاہے بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہے کم مرتبہ عطا فرماتا ہے اور بعض انبیاء کو دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔

حضور نے فرمایا

اب صرف دیکھنا یہ ہے کہ حضور کا جو دعویٰ تھا اس کے اعتبار سے آپ کو یہ دعویٰ زیب بھی دیتا ہے یا نہیں کہ آپ کو گذشتہ انبیاء پر فضیلت حاصل ہے۔ جہاں تک آپ کے دعویٰ کا تعلق ہے آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے اور مہدی و مسیح کے متعلق امت کے گذشتہ بزرگوں نے اولیاء اللہ نے مجددین امت نے بڑے کھلے لفظوں میں اس بات کا اعلان فرمایا کہ اس کا مقام امت میں سے کسی عام انسان کا مقام نہیں ہوگا بلکہ بعض نے واضح طور پر لکھا کہ وہ گذشتہ بعض انبیاء سے بھی افضل ہوگا۔"

حضور کا یہ خطاب ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت تک جاری رہا۔

افتتاحی خطاب

:- اس کے بعد شام کے ۵ بجے جلسہ سالانہ کی کارروائی کا آغاز ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا حضور کا یہ خطاب قریباً تین گھنٹے تک جاری رہا۔ یہ خطاب نہایت ہی ایمان افروز اور نہایت ہی اہم تھا جس میں حضور نے مختلف امور پر روشنی ڈالی حضور نے خطاب کی ابتداء کرتے ہوئے فرمایا

" قریباً ایک سال کا عرصہ گزرا یہی مہینہ تھا اس کے آخری ایام تھے جب پاکستان چھوڑ کر انگلستان آنا پڑا۔ چونکہ یہ دورہ کا پہلے سے ہی پتہ تھا اس لئے اس دورہ کے [illegible] سامان میرے ساتھ آیا۔ اور ایک عجیب بے سروسامانی کی سی [illegible] انجمن احمدیہ [illegible] تحریک جدید انجمن وقف جدید [illegible] خدام الاحمدیہ [illegible] اور تمام [illegible] وابستہ [illegible] یہ سب اس حالت میں پاکستان میں چھوڑ کر [illegible] اتفاق سے [illegible] ساتھ نہیں [illegible] عزیزم نصر اللہ [illegible] صاحب میرے ساتھ تھے ان کے علاوہ میری بیگم اور دو بچیاں تھیں لیکن اس کے باوجود مجھے کبھی بے کسی کا احساس نہیں ہوا۔

میں یہ جانتا تھا اور آج بھی جانتا ہوں کہ میرا خدا میرے ساتھ تھا اور میرے ساتھ ہے اور ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔ میرا خدا آپ کے ساتھ ہے آپ کے ساتھ تھا اور ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گا۔ یہ یقین اور زاد راہ تھا جسے لیکر میں چلا۔ جب میں یہاں پہنچا اور یہاں پہنچنے کے بعد میں نے تمام جماعت کو اکٹھا کیا۔ اور ان کے سامنے وہ پہلا خطاب کیا جس میں مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کی دعوت دی اور میں آج آپ کو بتاتا ہوں کہ اس دعوت کا ایک عملی جواب جماعت احمدیہ انگلستان نے دیا۔ کہ وہ ہمیشہ میرے دل پر نقش رہے گا اور ہمیشہ تاریخ احمدیت عزت و احترام و محبت سے ان کو یاد کرے گی ہر طرف سے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کی آوازیں اٹھنے لگیں اور پھر یہ آوازیں باہر سے سنائی دینے لگیں۔ یورپ کے باہر سے اور امریکہ کے باہر سے اور دنیا کے کونے کونے سے زمین کے وہ تمام گوشے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا تھا وہ بلند آواز سے پکارنے لگے نحن انصار اللہ [illegible] نحن انصار اللہ [illegible] عورتوں کیا اور بچوں کیا [illegible] لیا وہ ایک عجیب نظارہ تھا اس طرح [illegible] کہ یہ پیغام کے ساتھ میری زندگی پر ایک [illegible] طاری ہو جاتا [illegible] اور آپ [illegible] اور [illegible] جو انتشار [illegible] آپ انتشار [illegible] وہ آپ [illegible] ان کی [illegible] گھروں میں جو [illegible] میں دل [illegible] لگی۔ بڑے بڑے عجیب نظارے ہم نے اس کیفیت کے دیکھے اور دن بدن خدا تعالیٰ ہمارے حوصلے بڑھاتا رہا اور ہماری امیدوں کو سربلند فرماتا رہا اس کے بعد حضور نے تفصیل سے یہ بتایا کہ کس طرح (باقی صفحہ ۹ پر)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ امان ۱۳۶۴ ہش مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ اردو اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ———— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور [illegible] تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی [illegible] آیات کی تلاوت فرمائیں۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ○ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ○

(سورۃ آل عمران)

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے سورۂ آل عمران سے لی گئی ہیں۔ پہلی آیت جو تلاوت کی تھی وہ ۱۱۱ نمبر کی آیت ہے اور دوسری تین آیات ۱۱۴ تا ۱۱۶ [illegible] ان آیات میں

اہل کتاب کو تبلیغ

کرنے کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے اور نہایت ہی پیارے حکیمانہ انداز میں یہ بھی ساتھ فرما دیا گیا کہ اگر اہل کتاب مسلمان نہ ہوں تو یہ اُن کا اپنا قصور ہوگا۔ جہاں تک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کا تعلق ہے۔ اُن پر اس بارے میں کوئی حرف نہیں آسکتا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے فریضہ میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کرتے اور اس رنگ میں تبلیغ کرتے ہیں کہ گویا حجت تمام ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں عمومی طور پر اہل کتاب کو کلیۃً رد کر دینا اور مردود قرار دینا گویا اُن میں کوئی بھی نیکی کی بات نہیں رہی۔ اس کی بھی قرآن کریم نے نفی فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ کسی قوم کو بحیثیت قوم مغضوب اور ملعون اس رنگ میں قرار دے دینا کہ ان میں کوئی بھی استثنا باقی نہیں رہا کوئی شریف انسان نہیں ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی منشا کے خلاف ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں سے بھی امیدیں وابستہ فرما دیں جن کو بظاہر امت مغضوبہ قرار دیا جا چکا تھا یا سمجھا جا چکا تھا اور بتایا کہ مردوں میں سے بھی خدا تعالیٰ جان نکال سکتا ہے۔ اس لئے ان قوموں سے کبھی مایوس نہ ہونا اور اپنے فریضہ سے کبھی غافل نہ ہونا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

تم بہترین امت ہو

جو لوگوں کی بھلائی کی خاطر دنیا میں نکالی گئی۔ تمہارے اندر یہ خوبیاں ہیں کہ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور دیتے چلے جاتے ہو۔ برائیوں سے روکتے ہو اور برائی سے روکتے چلے جاتے ہو اور پھر اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اسی پر تمہارا توکل اور اپنے ہاتھ میں پہرداروغگی کے حقوق نہیں دے لیتے بلکہ ایمان باللہ کی طرف متوجہ کر کے یہ فرمایا کہ تم تو وہ لوگ ہو جو تبلیغ کا حق ادا کرتے ہو پوری طرح اور اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اس کی قدرتوں پر ایمان رکھتے ہو۔

وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو اُن کے لئے بہتر ہوتا یعنی گویا اُن کا ایمان نہ لانا اب اُن کا اپنا قصور ہے جہاں تک امت مسلمہ کا تعلق ہے اُس نے تو اپنے فریضے کو انتہا تک پہنچا دیا ہے اب حرف ان پر نہیں آئے گا اب اُن اہل کتاب پر آئے گا جو ان مسلمانوں کے ان صفات کے ہوتے ہوئے جو پھر بھی ایمان لانے کی سعادت سے محروم رہ گئے۔

پھر فرمایا یہ سب برابر نہیں ہیں۔

اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں

جو امت قائمہ ہیں جو حق پر قائم ہیں اور اللہ کی آیات کی آناء الیل۔ راتوں کو بھی تلاوت کرتے ہیں۔ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ اور وہ خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ وہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور یوم آخر پر ایمان لاتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور بھلائیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہیں وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ یقیناً یہ لوگ صالحین میں سے ہیں۔ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ جو بھی وہ بھلائی کی بات کرتے ہیں اس کی ناشکری نہیں کی جائے گی اُس کی جزا سے اُن کو محروم نہیں کیا جائے گا۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ اور اللہ تعالیٰ متقیوں کو خوب جاننے والا ہے۔ دنیا کی کبھی کسی کتاب میں آپ اس قسم کی کوئی آیت نہیں دیکھیں گے کہ دشمنوں کو بلکہ اشد ترین مخالفین کو بھی اس رنگ میں نوازا گیا ہو کہ اُن کی خوبیوں کا اقرار کیا گیا ہو اور ایسے پیارے انداز میں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے خدا کے کلام کے سوا کسی اور کا کلام یہ نہیں ہو سکتا اور ایات تو چھوڑ دیئے صرف ایک یہ آیت ہی آپ

ساری دنیا کے مذاہب کے سامنے چیلنج

کے طور پر پیش کر سکتے ہیں کہ اس قسم کی کوئی آیت اپنی کتابوں سے نکال کے دکھاؤ تو سہی اتنی وسعت ہو اُس پیار میں اور خدا کا کلام تو پہلے بھی نازل ہوتا رہا مگر کسی بندہ کامل پر ایسی آیت نازل نہیں ہوا جیسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر نازل ہوا۔ اس لئے جہاں یہ آیت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی دلیل ہے وہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے خلق کی عظمت بھی دلیل ہے۔ جیسا آپ چاہتے تھے جیسا آپ کا دل تھا جیسا آپ کا رجحان تھا غیروں کی طرف ویسا ہی کلام آپ کے اوپر نازل کیا گیا اور آج ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے یہ طعنے دیتے ہیں کہ

تم یہود کو تبلیغ کیوں کرتے ہو

اسرائیل جا کر بھی تم تبلیغ سے باز نہیں آرہے۔ لازماً تم اُن کے ایجنٹ ہو گے [illegible] جا ہلانہ بات ہے نہ قرآن کا علم نہ سنت نہ منطق کا علم [illegible] ایسے جاہلانہ نتائج، قرآن تو ہمیں یہ سنت کی دلیل یہ دے رہا ہے کہ تم اپنے تبلیغ کے فیض سے کسی قوم کو محروم نہیں رکھتے اور یہ نیک کام ایسا کام ہے کہ دشمنوں کو بھی کرتے

میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: گلوب ایکسپورٹ ربڑ مینوفیکچرس [illegible] رابندرا سرانی ۔ کلکتہ [illegible]
فون: 27-0499
تار گرام: "GLOBEXPORT"

[illegible] اگر وہ پھر بھی ہدایت نہ پائیں تو اُن کا قصور ہے تمہارا کوئی قصور نہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اُسوہ ایک

سب سے پہلا یہودی جو دنیا میں [illegible]

"[illegible] بن سلام جن کا نام بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے عبد [illegible] [illegible] سے جو اول پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible] نے خود پیغام [illegible] یہود میں اکٹھا لیا۔ پھر اُن کی تاریخ کی [illegible] وقت [illegible] [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یہود کی تبلیغ سے منع فرمایا ہو یا خود باز رہے ہوں [illegible] [illegible] فرمایا ہو یا خود رک گئے ہوں۔

چنانچہ ایک یہودی [illegible] یہودی مرتے ہوئے بچے کا پیغام [illegible] اگر وہ [illegible] رہا ہے اور آپ کو دیکھنا چاہتا ہے اسی وقت آنحضرت اُس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور مرتے وقت اُس کو تبلیغ فرمائی کہ کیا اب تم نہیں سمجھ [illegible] [illegible] مرنے کے جان دو۔ اُس نے کہا ہاں یا رسول اللہ میرے لئے یہی بہتر ہے اور [illegible] طرح اُس نے جان دی یہ ہے اُسوۂ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ ہے [illegible] اُسوہ کی طرف بلاتے ہیں۔

ایک جنازہ گذر رہا تھا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُٹھ کے کھڑے ہو گئے۔ اور بعض [illegible] آوازیں آئیں چاروں طرف [illegible] یا رسول اللہ یہ تو یہودیہ کا جنازہ ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے آپ نے فرمایا اُس میں جان نہیں تھی مرنے سے پہلے؟ اور پھر اسی قسم کے کلمات فرمائے [illegible] شرف انسانی قائم ہوتا ہے۔ فرمایا [illegible] کے برابر ہوا کرتے ہیں۔ حضرت [illegible] محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا ہے [illegible] یہودیہ کا جنازہ گزرتے ہوئے اُٹھ کے کھڑے ہو جاتے ہیں اور آج یہ

نفرتوں کی تعلیم دینے والے

اسلام پر خود اتہام لگانے والے ہیں، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پاک اُسوہ پر جو دنا ف الزامات [illegible] نے والے لوگ۔ آج ہمیں یہ کہتے ہیں کہ تم اسوۂ محمد کے پیچھے کیوں چل رہے ہو ہمارے اسوہ کے پیچھے کیوں نہیں؟ ہم تو کبھی کسی قیمت پر بھی تمہارے اسوہ کو قبول نہیں کریں گے۔ ایک ہی اسوہ ہے ہمارے لئے ہمیشہ کے لئے [illegible] اسوہ ہے۔ وہ ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا وہ [illegible] اسی اسوہ پر ہم پیدا ہوئے اسی اسوہ پر ہم جئیں گے۔ اسی پر ہم جان دیں گے [illegible] جہاں [illegible] ان الزامات کا تعلق ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک اجنبیوں کی [illegible] اور یہود کے مفاد میں تحریک کوشش کی ہیں ایسا جھوٹا ایسا بے بنیاد الزام ہے کہ جب آپ غور کرتے ہیں حقائق پر تو بالکل برعکس صورت نظر آتی ہے جب

جنرل اسمبلی میں تقسیم فلسطین کا [illegible] فیصلہ

ہوا ہے تو آپ [illegible] وہ کونسی آواز تھی جس نے سارے عالم اسلام کو جھنجھوڑ دیا تھا اور متنبہ کیا تھا [illegible] ایک تہلکہ مچ گیا تھا اس بات شور برپا ہو گیا تھا عرب کی دنیا میں بھی اور باہر بھی۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز تھی آپ نے ایک دل ہلا دینے والا پمفلٹ لکھا، اُسے شائع کیا اور متنبہ کیا اور بتایا کہ تم اس گمان میں نہ رہو کہ آج مغرب تمہارا دشمن ہے تو مشرق تمہارا دوست ہو گا یا مشرق تمہارا دشمن ہے تو مغرب تمہارا دوست ہو گا یہ نہیں ہو گا [illegible] بھی تمہارا دوست نہیں ہے اور روس بھی تمہارا دوست نہیں ہے [illegible] اسلام کے خلاف سازش ہو رہی ہے یہ آپس میں دشمن ہیں مگر اسلام کی دشمنی [illegible] [illegible] اور ایک ہو گئے ہیں۔ کیا تم [illegible] خیرت نہیں [illegible]

اسلام کی ایسی خدمت [illegible] کہ تم اسلام کی خدمت کیا [illegible] دشمنوں کو بخشا گیا ایک ہو جاؤ ایک عظیم کلام تھا اس طرح [illegible] کہ [illegible] کے مسلمانوں کو بیدار کیا۔ اُن کی [illegible] [illegible] قوتوں نے عرب کی دنیا [illegible] [illegible] اور پھر جب یہ ظالمانہ فیصلہ ہو گیا تو پھر ایک اور مضمون شائع [illegible] [illegible] سے شائع کیا اور جس میں [illegible] [illegible] [illegible] بازی کو [illegible] [illegible] دو [illegible]۔ اُس کے [illegible] [illegible] وقت جو عرب دنیا کا حال تھا جس طرح وہ احمدیت کی ممنون تھی وہ تو [illegible]

میں ایک اقتباس

آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ جس سے نہ صرف عرب دنیا کی [illegible] بلکہ استعماری طاقتوں [illegible] پر کیا ردّ عمل دکھایا اور اس آواز کو کیا اہمیت دی تھی اُس کا بھی ذکر اس سے ملتا ہے۔ ایک بزرگ عراق کے صحافی بہت مشہور ہیں [illegible] [illegible] [illegible] کا ایک اخبار الانباء کے نام سے نکلتا ہے ایک مشہور و معروف [illegible] رسالہ ہے اُس میں انہوں نے لکھا یہ تفصیلی [illegible] اس میں سے میں یہ اقتباس آپ کو سناتا ہوں:۔

"یہ غیر ملکی حکومتیں ہمیشہ یہ کوشش کرتی ہیں کہ مسلمانوں میں اختلاف نوعیہ نکتہ آفرینا تا کہ [illegible] پیدا کی جائے اور بعض فرقے احمدیوں کی تکفیر اور ان پر نکتہ چینی کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ مجھے اس امر کی پوری اطلاع ہے کہ درحقیقت یہ سب کاروائی استعماری طاقتیں کر رہی ہیں کیونکہ فلسطین گزشتہ جنگ کے ایام میں ۱۹۴۸ء میں استعماری طاقتوں نے خود مجھ کو آلۂ کار بنانے کی کوشش کی تھی میں ان دنوں ایک ظرافتی پرچے کا ایڈیٹر تھا۔ اور اُس کا انداز حکومت کے خلاف نکتہ چینی کا انداز تھا۔ چنانچہ اُن ہی دنوں مجھے ایک غیر ملکی حکومت کے نمائندے مقیم بغداد نے ملاقات کے لئے بلایا اور کچھ چاپلوسی اور میرے انداز نکتہ چینی کی تعریف کرنے کے بعد کہا کہ آپ اپنے اخبار میں قادیانی جماعت کے خلاف زیادہ سے زیادہ دل آزار طریق پر نکتہ چینی جاری رکھیں کیونکہ یہ جماعت دین سے خارج ہے (یعنی ایک استعماری طاقت کو اسلام کی اس طرح فکر لاحق ہو گئی کہ وہ ایڈیٹر کو بلا کے کہتے ہیں کہ تم نکتہ چینی خوب جاری رکھو یہ جماعت دین سے خارج ہے۔ [illegible] پھر میں کچھ حصہ مضمون کا چھوڑتا ہوں) یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ۱۹۴۸ء میں ارض مقدسہ کا ایک حصہ کاٹ کر یہودی حکومت کے سپرد کر دیا گیا تھا اور اسرائیلی سلطنت قائم ہوئی تھی اور میرا خیال ہے کہ مندرجہ بالا سفارت [illegible] کا یہ اقدام درحقیقت اُن دو [illegible]

ٹریکٹوں کا عملی جواب

تھا جو تقسیم فلسطین کے موقعہ پر انہی سال جماعت احمدیہ نے شائع کئے تھے۔ ایک ٹریکٹ کا عنوان تھا "ہیئۃ الامم المتحدۃ و قرار تقسیم فلسطین" تھا جس میں مغربی استعماری طاقتوں اور صیہونیوں کی ان سازشوں کا انکشاف کیا گیا تھا جن میں فلسطین جنگ گاہ کو یہودیوں کے سپرد کر دینے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ دوسرا ٹریکٹ "الکفر ملۃ واحدۃ" کے عنوان سے شائع ہوا جس میں مسلمانوں کو کامل اتحاد اور اتفاق و یکجہتی کی ترغیب دلائی گئی تھی یہ وہ واقعہ ہے جس کا مجھے اُن دنوں ذاتی طور پر علم ہوا تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ عنقریب حکومت لوگ مسلمانوں کی جماعت میں اتفاق پیدا کرنے کے

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
SK. GHULAM HADI & BROTHERS
(READY MADE GARMENTS [illegible])
[illegible] CHHAK, P.O. BHADRAK DIST. BALASORE [illegible]

سے آج کوشاں رہیں گے جن سے استعماری طاقتوں کی پیدا کردہ حکومت اسرائیل کو ختم کرنے میں مدد مل سکے تب تک استعماری طاقتیں بھی بزرگوں اور بعض فرقوں کو اس بات پر آمادہ کرسکتی ہیں کہ وہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گی کہ وہ احمدیوں کے خلاف اس قسم کی نفرت انگیزی اور نکتہ چینی کرتے رہیں تاکہ مسلمانوں میں اتحاد نہ ہو سکے۔"

تو دونوں ریکارڈ شدہ تاریخ ہو سکتے ہیں اور اتنا حیرت انگیز اُن کا اثر پڑا ہے کہ بڑی بڑی استعماری طاقتیں کانپ گئی ہیں۔ سفارت خانوں کو مرکز سے ہدایتیں مل رہی ہیں کہ پیچھے رہ کر اخبار والوں کو آگے کرو اُن سے تعلقات قائم کرو۔ اور جس طرح بھی ہو احمدیوں کے خلاف ایک موومنٹ کا آغاز کردو۔

جہاں تک ظفر اللہ خان کی ذات کا تعلق ہے

اُن کے متعلق تو یہ الزام ایسا ہی عجیب و غریب لگتا ہے کہ فلسطین کے مفاد کے خلاف گویا آپ نے ایسی تقریریں کیں کہ مفاد فلسطین سبوتاژ ہوگیا عجیب بے حیائی ہے کہ ساری عرب دنیا کو تو اس بات کا علم نہیں پاکستان کے ملاں کو پتہ لگ گیا اس بات کا جبکہ وہ ... حق کے مقدمہ کے لیے وہ دن رات ایک کیے ہوئے تھے وہ اپنی جان فدا کر رہے تھے اپنی تمام خداداد طاقتوں کو استعمال میں لا رہے تھے۔ اُن عربوں کو نہیں پتہ چلا اس بات کا لیکن پاکستان کے احراریوں کو پتہ چل گیا جماعت اسلامی کو پتہ چل گیا اور موجودہ حکومت پاکستان کو علم ہوگیا کہ اصل واقعہ کیا تھا عرب کیا جانتے تھے؟ وہ اُن کی زبان سے سنئے۔
عبدالحمید الکاتب رسالہ العربی کا جون ۱۹۸۳ء کے شمارہ میں ایک مضمون لکھ رہے ہیں۔ میں غالباً اُس وقت ان کو ... جانتا تھا آج تک یاد ہیں وہ باتیں اور جب احمدیت کی مخالفت ... پڑھتے تب بھی

جبکہ وہ ایسے حق پرست ہیں

جو اس بات کو تسلیم کرنے میں باک نہیں رکھتے کہتے ہیں۔
"محمد ظفر اللہ خان ہی وہ شخص ہے جو فلسطین کے حق کے دفاع میں مرد میدان ثابت ہوا اس نے فلسطین کے بارے میں عربوں کے حقوق کے دفاع میں خدا کی طرف سے ودیعت کی گئی قدرت خطابت اور قانون و سیاست میں قابلیت کے ہر جوہر کو آزمایا اس کے کلام کی نبض حقیقی اسلامی روح کے ساتھ چلتی تھی۔"
اور ان دنوں میں جبکہ یہ مسئلہ فلسطین ابھی تازہ تھا اور چوہدری صاحب اس عظیم جدوجہد میں مصروف تھے جو ایک تاریخی حقیقت کی حامل ہے۔ عرب لیگ ایک اور کوشش ہوئی جس کا مقصد یہ تھا کہ چوہدری صاحب کو عالم اسلام سے باہر نکال دیں اور ان کی خدمات سے عالم اسلام کو محروم کردیں۔ چنانچہ یہ کوشش فلسطین کے مفتی کے ذریعہ ہوئی اور شاہ فاروق جو استعماری طاقتوں کے ایجنٹ کے طور پر معروف ہیں اور بعد میں ان کا تختہ الٹ دیا گیا انہوں نے خود فلسطین کے مفتی کو کہا کہ ظفر اللہ خان کے خلاف ایک فتویٰ دے دو بہانہ یہ تاکہ یہ جو عالم اسلام ... یہ کہیں تو نہیں ہوگا لیکن مقصد یہی تھا کہ عالم اسلام کی خدمات کرنے والا ... سے عالم اسلام محروم رہ جائے گا اور جماعت احمدیہ کے خلاف تحریک ہو۔ چنانچہ یہ فتویٰ شائع ہوا تو اس وقت چونکہ تازہ فتویٰ جاری ہوا تھا ... اس وقت جنرل عبدالرحمن عزام پاشا جو عرب لیگ کے سیکرٹری تھے انہوں نے یہ بیان دیا ... کہتے ہیں جو مفتی کو ... جریدہ کو جو شائع ہوا تھا:-
"مجھے حیرانی ہوئی کہ آپ نے قادیانی ... چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان کے متعلق مفتی ... کو ایک موثر مذہبی فتویٰ خیال کیا ہے (یعنی جریدے کو مخاطب کرکے لکھ رہا ہے) اگر یہ اصول مان لیا جائے تو پھر کسی انسان کے عقائد اُس کی عزت و وقار اور اُس کا ... (سب کچھ ختم ہو کر رہ جائے گا) ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ظفر اللہ خان اپنے قول اور اپنے کردار کی رو سے مسلمان ہیں اور وہ دنیا کے تمام حلقوں میں اسلام کی مدافعت کرنے میں آپ کامیاب رہے اور اسلام کی مدافعت میں

جو موقف بھی اختیار کیا گیا اس کی کامیاب وکالت ہمیشہ آپ کا طرہ امتیاز رہا۔ اسی لئے آپ کی عزت عوام کے دلوں میں گھر کر گئی اور مسلمانان عالم کے قلوب آپ کے شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو گئے۔"
کیا یہ مسلمانان عالم پاکستان میں نہیں بستے کیا اُن کو علم نہیں ہے کہ ایک وقت تھا عالم اسلام اور عالم اسلام کا وہ سفیر جس نے اسلام کا لوہا منوایا تھا یا اعلان کر رہا تھا ... کہ مسلمانانِ عالم ظفر اللہ خان کی اُن خدمات کو شکر گزاری کے ممنون احسان ہیں کہ جو انہوں نے اسلام کی سربلندی اور مسلمانان عالم کے مفاد میں سرانجام دیں۔
ایک مصری اخبار ۲۶ جون ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"اے کافر! خدا تیرے نام کی عزت بلند کرے

مفتی نے ظفر اللہ کو کافر و بے دین قرار دیا ہے آؤ ہم سب مل کر محمد ظفر اللہ خان پر سلام بھیجیں۔ ظفر اللہ خان کافر ہے کیا کہنے اُن کے بیسیوں اور بڑے بڑے بیسیوں کافروں کی ہمیں ضرورت ہے۔"
اخبار "الزمان" ۲۵ جون ۱۹۵۲ء کو لکھتا ہے:-
"مجھے اس فتویٰ سے سخت رنج پہنچا ہے کیونکہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اسلام اور عرب دنیا کی بالعموم اور مصر کی بالخصوص بہت خدمت سرانجام دی ہے عالم اسلام ان کی خدمات جلیلہ کے لئے اُن کا ممنون احسان ہے۔"
اخبار "الیوم" ۲۴ جولائی ۱۹۵۲ء میں رقمطراز ہے:-
"وہ شخص استعماریت کا بڑی قوت فصاحت اور صدق بیانی سے مقابلہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ بھی اس کی زبان اور دل پر حق جاری کرتا ہے وہ بھی اگر کافر قرار دیا جا سکتا ہے تو نیک لوگوں کی اکثریت ایسے کافر بن جانے کی خواہش کرے گی"
اور اخبار بیروت "المساء" رقمطراز ہے کہ
"شیخ مذکور اور ظفر اللہ خان کے درمیان میں نمایاں فرق ہے اول الذکر مسلم غیر عامل ہے (یعنی مفتی صاحب مسلم غیر عامل ہیں) اور اگر شیخ مذکور عمل کرتا بھی ہے تو خونریزی کے لیے برخلاف اس کے ظفر اللہ خان

مسلم عامل الخیر

ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیات میں ہمیشہ ایمان اور عمل صالح کو اکٹھا ذکر کیا ہے ایمان اور عمل صالح کے باوجود مسلمانوں کو کافر قرار دینا کتنی ہی دور از عقل بات ہے۔"
بہرحال ایک وہ وقت تھا جبکہ عالم اسلام کو ایک خطرہ درپیش تھا جیسا کہ ہمیشہ رہا ہے

جماعت احمدیہ کی روایات

رہی ہیں ہر ایسے خطرے کے وقت جو اسلام کو ہو یا مسلمانان عالم کو ہو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو اور جماعت احمدیہ کے خلفاء کو یہ نمایاں توفیق ملی یہ امتیازی سعادت نصیب ہوئی کہ سب سے پہلے بڑھ کر اُن خطرات کی طرف متوجہ کرنے والے خلفاء جماعت احمدیہ تھے اور اُن کی ہدایت میں جماعت احمدیہ نے ہر خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور اسی کی سزا ہر طرف سے جماعت احمدیہ کو دی گئی ... یہ کہ وہ استعماری یا اسلام دشمن طاقتیں جماعت احمدیہ کو اس ... کی سزا دینے پر تلی بیٹھیں بلکہ خود مسلمانوں کو استعمال کیا گیا ...

ارشادِ نبوی ؐ

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

دعا ہی دراصل عبادت ہے

محتاجِ دعا ... ارکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہا...)

اور عالم اسلام کو یہ خطرات باہر سے بھی ہمیشہ رہے اور اندر سے بھی لاحق رہے۔ باہر سے اسلام دشمن طاقتوں نے یہ خطرات اسلام کے لئے پیدا کئے اور اندر سے اُن ایجنٹوں کو استعمال کیا جو ہمیشہ استعماریت کے ایجنٹ رہے ہیں۔

آج بھی کچھ اسی قسم کا واقعہ درپیش ہے

آج بھی عالم اسلام کو ایک خطرہ ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا عجیب اور ایسا خطرناک خطرہ ہے۔ ایسا ظالمانہ خطرہ ہے کہ تاریخ اسلام میں ایسا خطرہ کبھی اسلام کو پیش نہیں آیا تھا آج یہ خطرہ درحقیقت نہ روس کی طرف سے ہے نہ امریکہ کی طرف سے ہے نہ بت پرست طاقتوں کی طرف سے ہے نہ دہریہ طاقتوں کی طرف سے ہے نہ مشرق سے یہ خطرہ ہے اور نہ مغرب سے۔ آج یہ خطرہ اسلام کو ایک ایسی حکومت کی طرف سے ہے جو مسلمان حکومت ہونے کی دعویدار ہے جو اسلام کی عزت اور وقار کے نام پر بظاہر ابھری اور اسلام کی عزت و وقار کا واسطہ دے کر جو مسلمانوں کے اوپر مسلمانان پاکستان کے اوپر مسلط کی گئی ایک ایسا خطرہ ہے جس خطرے سے بڑھ کر اس سے پہلے کبھی بھی عالم اسلام کو ایسا خطرہ درپیش نہیں ہوا تھا کلمہ توحید کو مٹانے کے نام پر غیر مسلم کوششیں مختلف وقتوں میں ہمیں تاریخ میں نظر آتی ہیں سب سے زیادہ خوفناک اور بھیانک کوشش خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں کی گئی تھی لیکن مسلمانوں کی طرف سے اس کوشش کا تصور بھی موجود نہیں تھا۔ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے اپنے بدبخت ہاتھوں کو کلمہ مٹانے کے لئے استعمال کریں گے کوئی مسلمان وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا تھا اس بات کا یہ وہ سہرا ہے جو آج پاکستان کی آمرانہ حکومت کے سر باندھا جا رہا ہے اور ایک نئی تاریخ ایک نہایت ہی بھیانک اور خوفناک خونی تاریخ آج پاکستان میں لکھی جا رہی ہے اور اسلام کی حفاظت اور اسلام کی خدمت کا یہ تصور پیش کیا جا رہا ہے کہ اسلام کی بنیادوں پر تیشہ چلا کر کلمہ توحید پر حملہ کر دو کلمہ رسالت پر حملہ کر دو اور اگر احمدی کلمہ رسالت اور کلمہ توحید کی عزت سے باز نہ آئیں اور اسے تسلیم کرنا نہ چھوڑیں اور اس کے اقرار سے توبہ نہ کریں تو اُن کو سخت سے سخت سزائیں دو۔ یہ ہے جو آج کا خونخوار ترین تصور اسلام کے خلاف ایک اسلامی کہلانے والے ملک کی سرزمین سے اٹھا ہے۔ اور جس نے ساری فضا کو دھندلا دیا ہے اور گندا کر دیا ہے اور کس طرح یہ خدمات کی جا رہی ہیں اس کا۔

صرف ایک نمونہ

میں آج آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ایک احمدی نوجوان جس کو کلمہ لکھنے کے جرم میں پکڑا گیا وہ اپنے قلم سے سرگذشت لکھ رہے ہیں کہ مجھ پر کیا بیتی اور کس طرح پاکستان کی آمرانہ حکومت کے کارندوں نے اسلام کی خدمت سرانجام دی وہ لکھتے ہیں کہ:۔

”جب مجھے پکڑا تو پولیس والے نے مجھے مکوں سے مارنا شروع کر دیا ایک اور پولیس کا سپاہی بھی آ گیا دونوں نے مجھے پہلے تھپڑ اور مکوں سے خدمت کی سلسلہ دکان جس میں پولیس نے چوکی بنائی ہوئی تھی وہاں ایک لکڑی کے ڈبے میں لا کر مجھے مارا گیا اس دوران منہ سے کلمہ طیبہ کا ورد کرتا رہا پھر وہاں سے تانگے میں بٹھا کر تھانہ باغبانپورہ لے جایا گیا۔ رستے میں بھی تھپڑ اور مکے مارتے گئے اور میں رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ پڑھتا رہا تھانہ باغبانپورہ کو جب اندر لے پہنچے تو ایک سپاہی نے کہا کہ لگاؤ اور دو چار لگاؤ۔ مجھے کہا گیا لیٹ جاؤ میں نہ لیٹتا تھا اتنے میں دو آدمی آگے آئے ایک نے سر کے بال پکڑے دوسرے نے بازو کو پکڑا تیسرے نے ٹانگیں کھینچیں اور اس طرح مجھے زمین پر گرا دیا گیا اور ایک کے ہاتھ میں ایک ہنٹر تھا اس ہنٹر سے سات آٹھ ضربات لگائیں ہر ضرب پر میں کلمہ طیبہ اونچی آواز میں پڑھتا تھا۔ تو کہتے تھے کہ تم تو کافروں میں سے آئے ہو۔ اور ضرب لگاتے پھر کہتے اسے کافر! کلمہ پڑھتے ہو اور ضرب لگاتے اور پھر کہتے کہ تمہارا کلمہ نکالتے ہیں۔ بڑے کلمہ پڑھنے والے آئے تھے (اس کے بعد جیسا ان کی خدمت اسلام کا یہ تقاضا تھا بہتر ہے

ابھی پوری طرح تسلی نہیں تو ایک پولیس والے کو خیال آیا کہ اسلام کی خدمت تو اس سے بھی بڑھ کر ہونی چاہئے چنانچہ) اُس نے حکم دیا کہ اس کی شلوار اُتارو پھر شلوار اُتار دی گئی۔ تیسرے چوتھے ہنٹر کے بعد شروع ہو گیا پانچ سات سپاہی کھڑے ہو کر شلوار اُتار کر سپاہیوں کا سپاہی پاس ہوتے اور پھر ہی الٹا لٹکا کر ننگی پیٹھ پر ضربات لگائی گئیں مگر خدا نے منہ سے حضرت کلمہ طیبہ اونچی آواز میں بلند کرنے کی سعادت بخشی الحمد للہ علیٰ ذالک بعد ازاں انسپکٹر تھانہ کے حضور پیش کیا گیا اور اُن کے حکم سے پاؤں کو کڑا ڈال دیا گیا نماز وغیرہ بیٹھ کر ادا کیں شام کو کچھ دیر بعد چند سپاہی اکٹھے ہو کر آ گئے اور پوچھنے لگے اپنے مرزے کی باتیں سناؤ وہ کہاں پیدا ہوا اور کہاں مرا انہوں نے مجھے ماں باپ بہن وغیرہ وغیرہ کی گندی گالیاں دیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مغلظات بکیں میں استغفار پڑھتا رہا۔ آدھ گھنٹہ کے قریب گالیاں دیتے رہے۔ ضربات کے متعلق ایک بات یہ بھی ہے کہ پیٹھ کے علاوہ سر پر اور کندھوں پر اسی ہنٹر سے نا جانے کتنی ضربات لگائی گئیں۔“

یہ ہے کلمہ طیبہ کی خدمت پاکستان میں اور خدمت اسلام کا تصور۔ کیا آپ کو عرب کے وہ تپتے ہوئے صحراء یاد نہیں آ گئے جہاں

سیدنا بلال حبشیؓ

کو اسی جرم میں گھسیٹا جا رہا تھا۔ جہاں تپتے ہوئے انگاروں سے زدوکوب کر کے کلمہ پڑھنے والوں کی چھاتیوں پر کوٹا جاتا تھا اور اُن کی پیٹھوں کے نیچے بھی زمین پر وہ انگارے بچھا دیئے جاتے تھے۔ اور ان انگاروں کے نیچے بہنے والے چھالوں کے پانی سے وہ انگارے ٹھنڈے کئے جاتے تھے وہ دور تو گذر گیا وہ حالات جو کہ مکہ کے سرزمین عرب پر گذرے تھے ویسے ہی وحشیانہ واقعات آج پاکستان میں گذر رہے ہیں۔ لیکن ایک اسلامی مملکت کے کارندوں کی طرف سے یہ کارروائی ہو رہی ہے۔ یہ ہے جو خطرناک ترین ہے کہ آج شیطان سے بڑھ کر کوئی دنیا میں خوش نہیں ہو گا۔ کیونکہ آج شیطان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے غلاموں سے وہ حرکات کروا رہا ہے جو آپ کے اولین دشمن مکہ میں کیا کرتے تھے۔ جب ان سے پوچھا جائے کہ تم کیا کرتے ہو؟ کوئی عقل کوئی شعور تمہیں باقی نہیں رہا تو بہت بڑی بڑی دلیلیں دیتے ہیں۔

ایک دلیل

ان دلائل میں سے یہ ہے کہ تم ناپاک لوگ ہو اور کلمہ پڑھو گے یا اپنے سینوں سے لگاؤ گے تو اس کلمہ کی بے حرمتی ہو گی اور ہم یہ بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتے۔ عجیب جاہل لوگ ہیں۔ یہ کلمہ تو ناپاکوں کو پاک بنانے کے لئے آیا تھا اسی لئے تو نازل ہوا تھا کہ ہر وجود کا تزکیہ کرے ناپاک ہیں تو تمہیں خوش ہونا چاہئے کہ ان ناپاکوں کو بھی کلمہ طیبہ نے پاکیزہ کر دیا۔ تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلمہ ہے یہ خدا کے وعدہ دینے کا کلمہ ہے یہ تو

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶ یونیورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر:- ۶۱۷۰۶۹)

اُسی مزکی کا کلمہ ہے جس سے بڑھ کر کبھی کوئی مزکی کبھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس کلمے نے تو صدیوں سے ناپاک ... پلید انسانوں کو بھی پاک بنا دیا تھا۔ یہ کبھی ملّا کا کلمہ تو نہیں جو پاکوں کو بھی پلید کر دے یہ کسی آمر وقت کا کلمہ تو نہیں جو نیکوں کو ... برباد کر دے۔ اس لئے جماعت احمدیہ اگر ناپاک ہی ہے تمہارے کہنے کے مطابق تو پھر ... ایک جماعت کو صرف یہی کلمہ چاہیئے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خدائے واحد و یگانہ کا کلمہ۔ کسی اور کلمے کے منہ پر ہم تھوکتے بھی نہیں۔

پھر

دوسرا اعتراض

کہ دراصل ان کے دل میں یہ کلمہ نہیں۔ منہ سے کچھ اور کہتے ہیں اور دل سے کچھ اور کہتے ہیں۔ منہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور بیچ میں کہہ رہے ہوتے ہیں کہ احمد رسول اللہ۔ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی رسول اللہ۔ عجیب جاہلانہ بات ہے اس سے بھی بڑھ کر حیرت انگیز کہ ہم سے کلمہ چھینتے چھینتے ایک گروہ حکومت تو کی ساتھ خدائی کے دعویدار بھی بن بیٹھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ ایک بھی واقعہ حضور اقدس کی زندگی میں ایسا نہیں ملتا کہ کسی کلمہ پڑھنے والے کے متعلق آنحضورؐ نے فرمایا ہو کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ دل سے کچھ اور کہتے ہو اوپر سے کچھ اور کہہ رہے ہو۔ جن لوگوں کے متعلق خدا نے خبر دے دی تھی۔ کہ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ کہ ان کے دلوں میں ایمان نے جھانک کے بھی نہیں دیکھا تھا، داخل ہی نہیں ہوا۔ ان میں سے ایک کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تمہارا منہ کا کلمہ اور ہے اور دل کا کلمہ اور ہے۔ بلکہ ایسے ایسے واقعات ہیں کہ ان کے تصور سے بھی انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کس عظمت اور کس شان کا اور کس وسیع حوصلے اور کس وسیع تعلیم کا وہ نبی تھا؟

ایک موقع پر حضرت

اُسامہ بن زید

نے ایک مقابلہ میں جس میں ایک مشرک نے ایک مسلمان کو بلکہ ایک سے زائد مسلمانوں کو قتل کر دیا تھا۔ اور وہ ڈاکے ڈالتا تھا، حملے کرتا تھا بار بار، اس کو پکڑ لیا اور جب وہ اس کو مارنے لگے تو اُس نے کلمہ پڑھ لیا اس کے باوجود انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ اور خود بتاتے ہیں۔ مسلم کتاب الایمان کی یہ حدیث ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا کہ یہ واقعہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس نے لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کہا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی کہ اُس نے تو ہتھیار کے خوف سے ایسا کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا تھا کہ تجھے علم ہو گیا تھا۔ کہ اُس نے کیا کیا ہے اور کیا نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہ فقرہ کہتے چلے گئے اور کہتے چلے گئے اور کہتے چلے گئے کہ کیا تو نے دل پھاڑ کر دیکھ لیا تھا؟ کیا تو نے دل پھاڑ کر دیکھ لیا تھا؟ ایک اور روایت میں الفاظ یہ ہیں۔ کیوں نہ تو نے دل پھاڑ کر دیکھ لیا۔ کیوں نہ تو نے دل پھاڑ کر دیکھ لیا۔ کہ واقعی اس کے دل میں کلمہ تھا یا نہیں تھا؟ نہ تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس بات کے دعویدار تھے کہ وہ دلوں میں جھانک کر کلمے کو معلوم کر سکیں کہ دل میں بھی ہے کہ نہیں۔ نہ اپنے غلاموں کو اس کی اجازت دی۔ اور

آج کے مُلّاں

یہ دعویٰ کر بیٹھے ہیں کہ وہ عالم الغیب والشّہادہ بھی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے نبی اور آپؐ کے صحابہؓ سے بھی بڑھ کر مقام رکھتے ہیں۔ اور دلوں کا حال جاننے لگ گئے ہیں۔ اور کسی مسلمان کو غیرت نہیں آ رہی کہ یہ کیا حرکتیں ہو رہی ہیں۔ اسی حدیث کی ایک اور روایت بھی ہے۔ اور اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں ان میں۔ اس حدیث کے الفاظ میں جو مسلم ہی میں ہے یہ ذکر ملتا ہے کہ جب حضرت اُسامہ بن زیدؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

(اس نے کلمہ) ہتھیار کے ڈر سے پڑھا تھا ... (یہاں کیسٹ کی خرابی کی وجہ سے الفاظ سمجھ میں نہیں آسکے) اور پھر بھی تم نے قتل کر دیا؟ پھر فرمایا کہ قیامت کے دن جب لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ آئے گا تو پھر تم کیا جواب دو گے؟ قیامت کے دن جب لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ آئے گا یعنی اس کی گواہی دینے تو پھر تم کیا جواب دو گے؟ اُسامہ بن زید نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لئے بخشش طلب کریں۔ پھر یہی فرمایا قیامت کے دن لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ آئے گا تو اس وقت تو کیا کرے گا؟ وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اس کے علاوہ اور کچھ نہ کہتے تھے کہ جب قیامت کے دن لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ آئے گا تو اس وقت تو کیا کرے گا؟

یہ وہ حالات ہیں جو پاکستان میں اس وقت رونما ہو رہے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے

اسلام کے نام پر مسلط کی جانیوالی ایک آمرانہ حکومت

نہایت ہی خوفناک حملے اسلام کی بنیادوں پر کر رہی ہے اور عالم اسلام خواب غفلت میں سویا پڑا ہے۔ وہ دو رسائل جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ یہ اُس وقت لکھے گئے تھے جب کہ فلسطین کو خطرہ تھا۔ اور فلسطین کے نتیجہ میں مکّے اور مدینے کو بھی خطرہ لاحق تھا۔ اور خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بڑے دردناک الفاظ میں عالم اسلام کو بیدار کیا تھا۔ اور فرمایا:-

"سوال فلسطین کا نہیں ہے۔ سوال مدینے کا نہیں ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں ہے۔ سوال خود مکّہ مکرّمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزار اتحاد کی وجوہات کے اس موقعے پر اکٹھا نہیں ہو گا؟"

لیکن آج جب کلمے پر یہ ناپاک حملہ کیا گیا ہے تو

میں عالم اسلام کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہوں

کہ آج نہ فلسطین کا سوال ہے نہ یروشلم کا سوال ہے نہ مکّہ مکرّمہ کا سوال ہے آج خدائے واحد و یگانہ کی عزت اور جلال کا سوال ہے جس کے نام سے ان مٹی کے شہروں نے عظمت پائی تھی۔ ان اینٹ پتھر کے گھروندوں کو تقدس نصیب ہوا تھا جس کے عظیم نام تھے۔ آج اس کی وحدت پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ آج اس کی وحدانیت پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ آج مکّے اور مدینے کا سوال نہیں۔ آج تو ہمارے آقا و مولیٰ شاہِ مکّی و مدنی کی عزت و حرمت کا سوال ہے آج سوال یہ ہے کہ کیا مسلمانوں کے سینوں میں کوئی غیرت باقی نہیں رہی؟ کیا ان کے دل پر زخم نہیں لگتے؟ کیا ان کی غیرت پہ لرزہ طاری نہیں ہو جاتا یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کے ہاتھ کلمہ مٹانے کی طرف اُٹھ رہے ہیں۔ اور جب کوئی مسلمان اس کام کے لئے نہیں ملتا تو پاکستان کی اس آمرانہ حکومت میں اسلام کے دشمن عیسائیوں کو اس کام کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جب کوئی شریف شہری نہیں ملتا تو مجرم پکڑ کے حوالات سے یا جیل خانوں سے بلائے جاتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ سے پاک کلمہ طیبہ مٹوایا جاتا ہے جس میں یہ اقرار کیا ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

پس یہ جو

ناپاک تحریک

آج صدر ضیاء الحق کی کوکھ سے جنم لے رہی ہے اور وہ بیان بھی ذمہ دار ہیں اس کے اور قیامت کے دن بھی اس کلمے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور نہ کوئی دنیا کی طاقت ان کو بچا سکے گی نہ مذہب کی طاقت ان کو بچا سکے گی۔ کیونکہ آج انہوں نے خدا کی عزت و جلال پر حملہ کیا ہے۔ آج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاک نام کے تقدس پر وہ شخص حملہ کر بیٹھا ہے۔

سوال یہ ہے کہ احمدی تیار ہیں وہ کلمے کی حفاظت میں ان کا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہیں اور ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ مگر اے عالم اسلام! تم کیوں اس سعادت سے محروم بیٹھے ہو۔ کیا تم میں کوئی غیرت، اسلام کی ہمدردی اور کلمہ توحید کی کوئی رمق بھی تمہارے اندر باقی نہیں رہی۔

میں تمہیں بلاتا ہوں

(۳) وحدت کی طرف بلاتا ہوں جس میں سارا عالم اسلام مشترک ہے۔ کہ وہ ایک ہی تو جان ہے عالم اسلام کی جس میں کوئی اختلاف نہیں اور کوئی شک نہیں۔ شیعہ بھی اسی طرح کلمۂ توحید سے وابستہ ہے جیسے سنی وابستہ ہے احمدی بھی اسی طرح وابستہ ہے جس طرح کہ وہابی اور دیگر فرقوں والے وابستہ ہیں۔ یہ روح ہے اسلام کی۔ اس روح پر آج حملہ کیا جا رہا ہے۔ اسی لئے میں تمہیں بلاتا ہوں۔ غارِ حراء کے نام پر بلاتا ہوں جس پر سے نورِ حق ایک دفعہ اس شان سے نکلا تھا۔ کہ سارے عالم پر اس نے ... کر دیا تھا۔ میں تمہیں بلال حبشیؓ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ حبشی ... کے نام پر بلاتا ہوں۔ کہ آؤ تم بھی اس غلام سے سبق سیکھو جس نے ... کے لئے اپنے سارے آرام بیچ ڈالے تھے۔ اور ... کئے کہ اُن کے تصور سے بھی آج انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر تم آؤ گے اور اس نیک کام میں احمدیوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ گے تو میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ تم ہمیشہ زندہ رہو گے اور دنیا کی کوئی طاقت تمہیں مٹا نہیں سکے گی۔ تم زمین پر بھی اجر پاؤ گے اور خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہمیشہ تمہارے کاشانوں پر برستی رہیں گی۔ لیکن

اگر تم نے اس آواز پر لبیک نہ کہا

تو تم سے بڑھ کر محروم پھر اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہے کہ محمد مصطفیٰ کی طرف منسوب ہونے کے بعد جب آپ کے نام پر حملہ کیا گیا۔ خدا کی وحدانیت کے گیت گاتے ہوئے جب اُس وحدانیت پر حملہ کیا گیا تو تم آرام سے بیٹھے رہے اور اپنی سیاسی مشغلوں اور سیاسی مصالح کی خاطر تم نے ایک ذرہ بھی اس بات کی پرواہ نہیں کی۔ پھر یہ آسمان اور یہ زمین تم پر رحمت نہیں بھیجیں گے بلکہ ہمیشہ تمہارا نام لعنت کے ساتھ یاد کیا جاتا رہے گا۔

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعتِ مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ ... ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحتمند مسلمان مرد و عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف، پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب ... کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور ... بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام ... جائے ... تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کے روزے ... اور جو کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی ... پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں اجتماعی انتظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کروانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے نیز سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔

خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں

نکاح کی مبارک تقریب

قادیان ۷ ہجرت (مئی) جماعتی حلقوں میں یہ خبر خوشی سے پڑھی جائے گی کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ... کو مسجد فضل لندن میں محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف ... بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کا نکاح محترم ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد صاحب ابن محترم میر محمود احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج سپین کے ساتھ مبلغ چوبیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد بزبان انگریزی بصیرت افروز خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ نکاح کی اس مبارک تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کے ولی کی حیثیت سے اور محترم میر فہد احمد صاحب نے محترم ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد صاحب کے وکیل کی حیثیت سے ایجاب و قبول کے فرائض انجام دیئے۔

واضح رہے کہ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی ہیں۔ اسی طرح محترم ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد صاحب سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ مدظلہا کے نواسے اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔

ادارۂ بدر اس خوشی کے اس موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہ۔ محترم میر محمود احمد صاحب ناصر اور جملہ افرادِ خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام اور احبابِ جماعت کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے بارگاہِ ربّ العزت میں دست بدعا ہے۔ کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عاجزانہ دعاؤں کا وارث کرے۔ آمین ثم آمین

اظہارِ تشکر اور درخواستِ دعا

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں نیز بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی اہلیہ محترمہ کے دل کا اپریشن نہایت کامیاب فرمایا ہے۔ جس کے لئے خاکسار حضور انور، بزرگان کرام خاص طور پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دام ظلہٗ کا بیحد ممنون ہے کہ ان سب کی مشفقانہ اعانت و ہمدردی نے ہماری ہر لحاظ سے حوصلہ افزائی فرمائی فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مورخہ ۷ رمئی کو ہم لوگ چنڈی گڑھ سے واپس قادیان آ گئے ہیں۔ اپریشن کی جگہ ٹانکے کھولے جانے کے بعد ابھی درد ہے تاہم زخم خشک ہے۔ درد اور کمزوری کے ازالہ اور کامل و عاجل صحت یابی کیلئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار: محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

برطانیہ کے جلسہ سالانہ کی روئیداد (بقیہ صفحہ ۲)

دفاتر قائم کئے گئے آنے والی ڈاک کے جواب کا انتظام کیا گیا اور تمام دفتری کام کرنے والے رضا کار خدام اور انصار تھے اور احباب انگلستان نے طاقت سے بڑھ کر بوجھ اٹھایا اور نہایت دیانت کے ساتھ یہ کام کیا۔ حضور نے بتایا کہ دفتر تبشیر کے بعد تبلیغی سیل قائم کیا گیا اور اس سیل کے ذریعہ پاکستان گورنمنٹ کے پروپیگنڈہ کا جواب دیا گیا۔ چنانچہ تمام دنیا سے احمدیوں سے اس سیل نے ذریعہ رابطہ قائم کرنے کے علاوہ دنیا بھر کے اہم اخبارات اور دنیا کے سیاست دانوں اور باشعور لوگوں سے رابطہ قائم کیا گیا۔ حضور نے بتایا کہ اس وقت تک اخبارات کے جو تراشے ریکارڈ کئے گئے ہیں جن میں پاکستان کی طرف سے نا موافق خیالات کا اظہار ہوا اور جماعت کی طرف سے موافق آراء کا اظہار ہوا ہے ان کی تعداد دس ہزار ہے۔ اور خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور احمدیت کا نام بڑی عزت کے ساتھ دنیا بھر میں قائم ہوا ہے۔

حضور نے بتایا کہ یہ سارا کام طوعی طور پر انصار اللہ نے کیا پھر حضور نے فرمایا کہ آج کے اس جلسے کا انتظام بھی سارا طوعی طور پر ہوا ہے۔ اور جلسہ ربوہ کی طرح یہاں بفضلہ تعالیٰ ترجمے کا بھی انتظام ہو گیا ہے کہ اردو تقاریر کا انگریزی اور انڈونیشین زبان میں ترجمہ ساتھ کے ساتھ پیش کیا جاتا تھا اگریزی تقاریر کا ترجمہ بھی انڈونیشین زبان ساتھ کے ساتھ پیش کیا جاتا تھا۔ سیکورٹی اور حفاظت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ ربوہ میں اس کے لئے بڑا عملہ تھا لیکن یہاں صرف ایک دوست مبارک ساقی صاحب میرے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ باقی سب کام یہاں کے نوجوانوں نے طوعی طور پر سنبھالا کہ انگریز احمدی بچے اور نوجوان بھی اس کام میں بڑی دلچسپی لیتے رہے اور لیتے رہے۔

پھر حضور نے عالمی تبلیغی منصوبہ اور تصنیف و تحقیق کے کام پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ کئی کام آسان ہو گئے ہیں حضور نے بتایا کہ الفوائد

تبلیغ کے نتیجہ میں ۸۳-۸۴ء میں جو بیعتیں ہوئیں ان کی تعداد ۸۴-۸۵ء کے مقابلہ میں صرف ... اضافہ ہوا ہے حضور نے احباب جماعت سے کہا آپ کے لئے ضروری ہے کہ باغ پھیلا سکے ہیں۔ اور اب ہمارا لگا ہوا یہ پودا اس وقت خزاں میں گئے ہیں۔ پہلی ... بہارستان میں آنے والے بہار ... اور اس کی خوشبو سے دل ... کو معطر کرے۔ یہ خطاب قریباً تین گھنٹے جاری رہا اور اس کے آخر میں حضور نے پاکستان میں آرڈیننس کو منسوخ کرنے کی مہم کو تفصیل سے بیان کیا اور فرمایا کہ پاکستان میں درد ناک مظالم کھیلا جا رہا ہے کلمہ لگانے کے جرم میں سزائیں دی جا رہی ہیں لیکن احمدی خوش ہیں صبر بلکہ بشاشت کے ساتھ قربانیاں دے رہے ہیں۔ ہمارے دلوں سے کلمہ کی محبت کوئی دنیا کی حکومت نہیں نکال سکتی۔ اور اب تو غیر احمدی دانشوروں میں پہلے جرأت نہ تھی اب اُن کی جرأتیں بیدار ہو رہی ہیں چنانچہ محمد حنیف رامے صاحب نے بڑی جرأت دکھائی۔ سید محمد تقی "جنگ" اخبار کے سابق ایڈیٹر نے بڑا عمدہ مضمون لکھا۔ لاہور ہائی کورٹ نے بڑا اچھا نمونہ دکھایا۔ ہائی کورٹ کے ججوں نے بیان شائع کر کے مطالبہ کیا ہے کہ قائد اعظم کی ہدایت کے مطابق پاکستان کے ہر شہری کو مذہبی آزادی ملنی چاہیئے۔ احمدیوں کی طرز نماز اور کلمہ طیبہ پر پابندی نہایت ہی ظالمانہ حرکت ہے اور انسان کے بنیادی حقوق کی تلفی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ تبدیلی نہ میری کوشش سے ہے نہ آپ کی کوشش سے یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا کے وعدے تھے اور الہاماً آپ کو بتایا گیا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ تم پر یہ مخلوق مسلط کی جائیگی اس کے بعد خیالات اور رائیں تبدیل کر دیئے جائیں گے۔ خطاب کے آخر میں حضور نے فرمایا کہ میں ایک راز آپ کو بتاتا ہوں۔ اور یہ راز مجھے ایک بیوہ عورت کی جو تفصیل تونسہ کے ایک گاؤں کی بیوہ عورت ہے اور غیر از جماعت ہے۔ انہوں نے جب یہ سکے واقعات سنے تو اپنے مارے بچوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ میں تمہیں نصیحت کرتی ہوں کہ تم جلد احمدیت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ دیگر مسلمان کلمہ مٹا رہے ہیں اور احمدی کلمے کی خاطر اپنا ایمان دے رہے ہیں اس لئے یہ جھوٹے ہیں اور وہ سچے ہیں کیونکہ میرے نزدیک یہ جو بڑھیا ہے یا تو لوگوں کی آواز ایک طرف اور اس بیوہ کی آواز ایک طرف اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ آواز پھیلتی چلی جائے گی۔

اور پاکستان کی بستی بستی کی آواز بن جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

دوسرا دن: دوسرے روز یعنی مورخہ ۷ اپریل کو تہجد کا نماز سے پروگرام شروع ہوا۔ نماز تہجد کے بعد فجر کی نماز ادا کی گئی جس کے بعد قرآن مجید کا درس ہوا اور دس بجے سے تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور مکرم عبدالوہاب صاحب نے اہم تقاریر سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے موضوع پر ... بجے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تقریر ہوئی جو مستورات میں ہوئی تھی۔ ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس ساڑھے تین بجے ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مسٹر ... وارڈ نے "عیسائیت کے موجودہ رجحان" کے موضوع پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع ... اور مکرم آفتاب احمد خان صاحب نے "اسلام میں انسانی حقوق" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ تیسرا اجلاس ... سے شروع ہوا اس میں تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم الیاس خان صاحب نے "حضرت مسیح موعود کی آمد کا مقصد" کے موضوع پر مسٹر کیرل نیومین (KARL NEW MAN) نے "کسر صلیب" کے موضوع پر مکرم نذیر احمد صاحب ڈار نے برکات خلافت کے موضوع پر مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نے

present Epoch Making Phase of the Ahmadiyya Movement in Islam.

کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم نذیر احمد صاحب ڈار کی تقریریں اردو زبان میں ہوئیں باقی سب تقریریں انگریزی زبان میں ہوئیں۔

آخری دن: مورخہ ۸ اپریل جلسہ کا آخری دن تھا۔ اس روز بھی تہجد کی نماز باجماعت ہوئی اور نماز فجر کے بعد حدیث شریف کا درس ہوا پہلا اجلاس دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے "موجودہ حالات کی وجہ سے بیرونی ممالک میں احمدیت کو چیلنج" کے موضوع پر۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کی پاکستان میں موجودہ حالت کے موضوع پر مکرم امام مسجد لندن مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے "صحابہ حضرت مسیح موعود کا نمونہ" کے موضوع پر اور ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب نے "روحانیت کی سچائی اور نفس کی اصلاح کے ذرائع" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ یہ تقاریر بھی انگریزی زبان میں تھیں صرف مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی تقریر

اردو زبان میں ہوئی۔

دوسرا اجلاس ساڑھے تین بجے شروع ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب ہوا جو تقریباً پونے گھنٹے جاری رہا۔

اختتامی خطاب: حضور نے اس خطاب میں حضور نے ختم نبوت اور اجرائے نبوت کا مضمون موضوع کو منتخب فرمایا اور قرآن مجید، احادیث رسول پاک اور بزرگان امت کے اقوال سے ثابت کر دکھایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کلی طور پر نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے بلکہ فیضان محمدی تا قیامت جاری رہے گا۔ حضور نے ایک ایسی نہایت ہی مدلل اور ایمان افروز تقریر میں وضاحت فرمائی کہ مسیح کا ظہور امت محمدیہ کے ایک فرد کے طور پر ہونا تھا اور وہ ظہور حضرت مرزا صاحب کے وجود میں ہو چکا ہے تقریر کے آخر میں حضور نے نہایت ہی جلال کے ساتھ فرمایا "میں اس خدا کی عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان اور تمام احمدیوں کی جان ہے کہ اگر واقع میں عیسیٰ زندہ ہے اور ہم جھوٹے ہیں تو ہم سب کو ہلاک کر دے اور نیست و نابود کر دے مگر خدا کی قسم عیسیٰ مر چکا ہے اور اسلام زندہ ہے آج اسلام کی زندگی تم سے ایک قربانی چاہتی ہے وہ کیا ہے عیسیٰ کی موت اس لئے ہمیشہ کی موت دو اس میں اسلام کی زندگی ہے۔"

اس خطاب کے بعد حضور نے طویل اور پر سوز دعا کرائی جس کے ساتھ ہی یہ نہایت ہی تاریخی اور اہم جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں مختلف اخبارات اور بی بی سی کا نمائندہ بھی شریک تھا جس نے ... کو بریس کانفرنس ... کیا اور ... گئے جن میں مختلف ملکوں کے نمائندوں نے حکومت پاکستان کی طرف سے احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی مذمت کی۔ جلسہ کے بعد ... اپریل کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں مجلس شوریٰ بھی اسلام آباد میں منعقد ہوئی جس میں مختلف امور زیر بحث آئے۔ ہندوستان کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ مکرم سید فضل احمد صاحب ... صدر انجمن احمدیہ اور خاکسار (بشیر احمد دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ) کو اس مجلس شوریٰ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اسلام آباد میں ملاقات کا سلسلہ بھی جاری رہا ان ایام میں حضور ایدہ اللہ کا قیام اسلام آباد میں ہی تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اس عظیم اور تاریخی جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور احمدیت کا بول بالا کر دے۔ آمین ثم آمین۔

۔۔۔

۱۵ / از الفضل ربوہ

جماعت احمدیہ کی چھیاسٹھویں مجلس مشاورت کا کامیاب انعقاد

اراکین نے ستّرہ کروڑ روپے [illegible] لاکھ کے بجٹ منظور کرنے کی سفارش کر دی

ربوہ (نمائندہ): جماعت احمدیہ کی چھیاسٹھویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فضلوں اور رحمتوں کے جلو میں تین روز ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ مارچ ۱۹۸۵ء کو ایوانِ محمود ربوہ جاری رہنے کے بعد نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مرکز سلسلہ سے عدم موجودگی کی وجہ سے تمام اجلاسات کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے کی۔ مجلس مشاورت کے مرد نمائندگان کی کل تعداد ۹۲۵ تھی جس میں سے صدر انجمن احمدیہ کے ۲۴، تحریک جدید کے ۳۲ اور وقف جدید کے ۹ نمائندگان کے علاوہ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، فضل عمر فاؤنڈیشن وغیرہ کے نمائندے اور مدعوین خاص بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں خواتین نمائندگان بھی پردے کی روایت کی رعایت سے موجود تھیں۔ اراکین نے مشاورت کے ایجنڈا میں شامل تجاویز پر بحث کی اور انہیں منظوری کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سفارش کی۔ ایجنڈے میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید کے بجٹ کے علاوہ دو تجاویز اور تھیں۔ ان میں سے ایک تجویز یعنی تجویز ۲ متعلقہ سفارشات شوریٰ سٹینڈنگ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ پر اس لئے بحث نہیں ہوئی کیونکہ یہ سفارشات قبل ازیں جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہوئیں تو حضور نے انہیں قبول فرمایا اور بعض ہدایات دیں۔ چنانچہ ان تجاویز پر بحث کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ باقی پانچ تجاویز پر بحث ہوئی۔

پہلا دن — پہلا اجلاس

مجلس مشاورت کا باضابطہ آغاز ۲۹ مارچ ۱۹۸۵ء کو شام ۴ بجے کے قریب ہوا۔ ابتداءً مجلس مشاورت کے سیکرٹری مکرم مرزا مسلم نصیر احمد صاحب نے اعلان کیا کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجلس مشاورت کے اجلاسات کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کریں گے۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد مجلس مشاورت کی کارروائی باضابطہ طور پر شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم لئیق احمد طاہر صاحب نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے کی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

دعا کے بعد صدر مجلس مشاورت نے اپنا افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں جماعت احمدیہ کی چھیاسٹھویں سالانہ مجلس مشاورت منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں دو بنیادی باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جن کا تعلق جماعتی تربیت کی اہم ذمہ داری سے ہے اور جن کی طرف موجودہ حالات میں جماعت کو پہلے سے کہیں زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اس ضمن میں سب سے پہلے نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہمارا معیار یہ ہے کہ سوائے حقیقی عذر کے کوئی احمدی کبھی نماز باجماعت میں سستی کرنے والا نہ ہو۔ یہ دور ہم سے بہت دعاؤں کا مطالبہ کرتا ہے اور ہمارے ہاں نماز کے بغیر دعا کا کوئی تصور نہیں۔ نماز ہی عبادت کا مغز اور اس کی جان ہے۔

دوسرے نمبر پر محترم صاحبزادہ صاحب نے افراد جماعت کے باہمی تعلقات کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس دور کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہم سب پرانی رنجشوں اور تنازعات کو بھول کر بھائی بھائی ہو جائیں۔ اور پیار و محبت سے رہتے ہوئے اعلیٰ ترین نمونے پیش کرنے والے ہوں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اجلاسوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انشاء اللہ مجلس مشاورت معمول کے مطابق منعقد ہوگی۔ بے شک ایک تشنگی کا شدید احساس ہم سب کو ہے کہ اس مجلس مشاورت میں ہم اپنے پیارے امام کی براہ راست ہدایات سے محروم ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس محرومی کا بہت جلد تدارک فرمائے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا اس محرومی کی تلافی تو ممکن نہیں لیکن ہم کسی حد تک اس کو کم ضرور کر سکتے ہیں کہ ہم سب بحیثیت ارکان مجلس مشاورت اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انہیں کما حقہٗ ادا کریں۔

آخر میں صدر مجلس مشاورت نے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ ارکانِ شوریٰ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت بالخصوص اس ہال میں، دعاؤں، تسبیحات، درود شریف اور استغفار میں گذاریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اپنی خاص رحمت کی نظر ہم پر فرمائے اور جماعت کے حق میں مفید باتیں سوچنے اور صحیح مشورے اور تجاویز پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بعد ازاں صدر مجلس مشاورت کے ارشاد پر محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب و امیر ضلع سرگودہا سٹیج پر تشریف لائے اور باقی کارروائی جاری رکھنے میں صدر مجلس مشاورت کا ہاتھ بٹایا۔

کارروائی کا اگلا مرحلہ سب کمیٹیوں کی تشکیل تھا۔ چنانچہ پانچ تجاویز پر بحث کرنے اور سفارشات مرتب کرنے کے لئے تین سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ پہلی سب کمیٹی صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ پر بحث کرنے کے لئے تھی۔ محترم صدر صاحب مجلس شوریٰ نے اس کا صدر مکرم مرزا عبدالحق صاحب اور سیکرٹری ناظر بیت المال آمد محترم چوہدری عالم خالد صاحب کو مقرر فرمایا۔ مختلف ارکان نے کھڑے ہو کر اپنے اپنے تجویز کردہ نمائندے کا نام بطور رکن سب کمیٹی لکھوایا۔ دوسری سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید اور بجٹ وقف جدید پر غور کرنے کے لئے تھی۔ محترم صدر صاحب مجلس شوریٰ کی زیر ہدایت اس کے صدر مکرم شمیم خالد صاحب کراچی اور سیکرٹری مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید سیکرٹری مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب مقرر ہوئے۔ تیسری سب کمیٹی تجویز ۳ پر غور کرنے کے لئے تھی۔ حسب ہدایت محترم صدر صاحب مجلس شوریٰ اس سب کمیٹی کے لئے بطور صدر مکرم ملک فاروق احمد صاحب امیر ضلع ملتان اور بطور سیکرٹری محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ کا تقرر عمل میں آیا۔

سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد ان کے اجلاسات کے بارہ میں اعلان کیا گیا کہ سب کمیٹی بجٹ صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس رات ۸½ بجے کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ میں، سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید و وقف جدید کا اجلاس رات ۸½ بجے وکالت تبشیر تحریک جدید میں اور سب کمیٹی برائے تجویز ۳ کا اجلاس رات ۸½ بجے نظارت امور عامہ میں منعقد ہوگا۔ اس کے بعد ۵ بج کر ۵ منٹ پر پہلے روز کے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دوسرا دن — پہلا اجلاس

دوسرے روز یعنی مورخہ ۸۵-۳-۳۰ کو شوریٰ کا پہلا اجلاس صبح ٹھیک نو بجے شروع ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ بعد ازاں صدر مجلس مشاورت نے دعا کرائی۔

دعا کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور حضور کے پیغام پر مشتمل حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری کی لنڈن سے مرسلہ اطلاع ارکان شوریٰ تک پہنچائی اور بتایا کہ بفضلہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اچھی ہے اور حضور نے تمام اراکین مجلس شوریٰ اور احباب جماعت کو محبت بھرا سلام بھجوایا ہے۔

بعد ازاں مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے مکرم شمیم خالد صاحب کراچی کو سٹیج پر بلایا جنہوں نے مجلس مشاورت کی کارروائی جاری رکھنے میں محترم صاحبزادہ صاحب کی معاونت کی۔

اس کے بعد تعمیل فیصلہ جات گزشتہ سال کی رپورٹیں پیش ہوئیں۔ سب سے پہلے مکرم میر مسعود احمد صاحب قائم مقام وکیل الاعلیٰ تحریک جدید تشریف لائے۔ پچھلی شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ پاکستان کے علاوہ ممالک بیرون میں بھی وقف جدید جاری کی جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اس پر ارشاد تھا کہ اس سکیم کو بیرون پاکستان رائج کرنے کی تجویز میں وزن ہے اور حضور نے مجلس تحریک جدید کو ہدایت فرمائی تھی کہ اس بارے میں اپنی رپورٹ پیش کرے۔ مکرم میر مسعود احمد صاحب نے بتایا کہ مجلس تحریک جدید نے اس پر تفصیلی غور کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کی جس کی رپورٹ مجلس تحریک جدید میں پیش کی گئی۔ مجلس نے یہ سفارش کی کہ اس تحریک کو بیرونی ممالک میں بھی رائج کیا جانا چاہئے۔ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس تحریک کو جاری فرمایا تھا تو اسی وقت بھی یہ اشارہ فرمایا تھا کہ اسے بیرونی ممالک میں بھی رائج کیا جانا چاہئے۔ مجلس تحریک جدید نے بحث و غور و خوض کے بعد یہ طے کیا کہ اس تحریک کے ممالک بیرون میں رائج ہونے سے ان شاء اللہ اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ اور موجودہ چندوں پر بھی کوئی منفی اثر نہیں پڑے گا۔ بلکہ جیسا کہ تجربہ ہے سابقہ چندوں پر اچھا اثر پڑے گا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا تھا کہ جس قدر تحریک جدید مضبوط ہوگی انجمن کے چندوں میں بھی اسی قدر اضافہ ہوگا۔ بناء بریں مجلس تحریک جدید نے حضور کی خدمت میں یہ سفارش کی۔ کہ وقف جدید کی تحریک کو بیرونی ممالک میں بھی جاری کیا جائے اور جن ممالک میں باقاعدہ مراکز قائم ہیں وہاں سے آغاز کر کے اس کو دیگر تمام ممالک میں پھیلا دیا جائے۔ حضور نے اس کو منظور فرمایا اور اس کی اطلاع وقف جدید کو کر دی گئی۔

اس کے بعد سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ مکرم محمد بشیر صاحب شاد نے تعمیل فیصلہ جات کے ضمن میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ وصیت کے بارے میں چند اہم معاملات پر مزید غور کرنے کے لئے مجلس مشاورت کی سٹینڈنگ کمیٹی کی مدت میں سال رواں تک کے لئے توسیع کر دی گئی تھی۔ اس کمیٹی نے سفارش کی کہ خواتین کی وصیت کے بارے میں مرد اور عورت کی تخصیص ختم کر دی جائے۔ اور حسب سابق جائیداد کے بارے میں عورتوں پر انہی قواعد کا اطلاق کیا جائے جو مردوں کے بارے میں کیا جاتا ہے۔ حضور نے اس سفارش کو منظور فرمایا۔ نیز فرمایا اب اس ضمن میں کسی اور متعلقہ قاعدے کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کر دی گئی۔

ہاؤس رینٹ اور اسی قسم کے دیگر ایسے الاؤنسز کے بارے میں جن کا خرچ کرنا بعض اوقات افراد کی صوابدید پر ہوتا ہے، یہ سوال تھا کہ آیا ان کو آمد میں شامل سمجھا جائے یا نہ سمجھا جائے۔ یہ ایک پیچیدہ سوال تھا کیونکہ مختلف حکومتوں اور اداروں میں اس کی بڑی مختلف صورتیں رائج ہیں۔ اور از قسم صورتوں کا احاطہ کرنے کے لئے کوئی مشترکہ قاعدہ بنانا ممکن نظر نہیں آرہا تھا۔ چنانچہ سٹینڈنگ کمیٹی نے یہ طے کیا کہ اس بارے میں جملہ تفاصیل موصی کی صوابدید اور مجلس کارپرداز کی تسلی پر چھوڑ دی جائیں۔ اس سفارش پر حضور نے فرمایا:۔

"ابھی کوئی قاعدہ نہ بنایا جائے اور اس کو ساری دنیا کی جماعتوں میں مشتہر کر دیا جائے۔ کہ وصیت کی اغراض پوری کرنے کے لئے اس کا حل تلاش کریں۔ اس دوران شوریٰ کی سٹینڈنگ کمیٹی سال بھر غور کرے۔"

شوریٰ کی سٹینڈنگ کمیٹی دوبارہ غور سے اس نتیجہ پر پہنچی کہ کوئی قاعدہ بنانا ممکن نہیں تاہم یہ طے کیا گیا کہ آمد کی جو تعریف قواعد میں کر دی گئی ہے اس کی رو سے ہر وہ آمد جس پر موصی تصرف کا اختیار رکھتا ہو آمد شمار ہو اور تفصیلات موصی کی صوابدید اور مجلس کارپرداز کی تسلی پر چھوڑ دینی چاہئیں۔

ایک اور مسئلہ ایسے موصیان کے بارے میں تھا جو صرف ایک ہی مکان کے مالک ہوں اور اسی میں رہائش پذیر ہوں۔ اس بارے میں بھی سٹینڈنگ کمیٹی کوئی حل تجویز نہ کر سکی تو حضور نے اس پر مزید ایک سال تک غور کرنے کا ارشاد فرمایا۔ مجلس کارپرداز نے غور کے بعد ایسے موصیان کو پانچ سال تک حصہ جائیداد کی ادائیگی کی مہلت دے دی۔ بشرطیکہ وہ ہر سال کل رقم کا ۱/۵ ادا کرتے رہیں۔ اگر جائیداد کی تشخیص کے بعد موصی کا انتقال ہو جاتا ہے تو ورثاء کو بھی یہی سہولت جاری رکھی جائے۔

اسی طرح ایک نیا قاعدہ پرانے قاعدہ سے متصادم تھا۔ ایک جگہ تشخیص کے بعد حصہ جائیداد کی ادائیگی کی مدت ایک سال رکھی گئی تھی اور نئے قاعدہ میں یہ مدت دو سال تھی۔ کمیٹی نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ صرف کتابت کی غلطی تھی۔ سب کمیٹی کی سفارشات کے مسودے میں ایک سال ہی لکھا تھا۔ چنانچہ اس کی تصحیح کر دی گئی۔

مرض الموت کی تشریح کے بارے میں جو قاعدہ پہلے منظور ہوا تھا اس کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ سابقہ تشریح کو بطور نوٹ شامل کر دیا جائے۔ اس کی تعمیل کر دی گئی۔

سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے ایک اور مسئلہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف کے بارہ میں تھا۔ کمیٹی نے تجویز کیا تھا کہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ شخص ہوگا جس نے اپنے ہوش یا والدہ کی ایمانی حالت میں حضور علیہ السلام کو دیکھا ہو اور اس کی عمر کم از کم بارہ سال ہو۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اگر کسی کو مثلاً اس کی خالہ نے اپنا بیٹا یا بیٹی بنایا ہو تو اسے بھی صحابیت کے سے کیا کیسے نکالا جائے گی؟ چنانچہ سب کمیٹی نے دوبارہ غور کر کے والد یا والدہ کے علاوہ سرپرست کے الفاظ بھی شامل کر دیئے۔

فارم تصدیق میں "اپنے علم کے مطابق" کے الفاظ کا اضافہ کرنے کے بارے میں سب کمیٹی نے یہ کہا تھا کہ جب یہ لکھا ہے کہ میں پورے صدق اور دیانتداری سے یہ تصدیق کرتا ہوں تو پھر زیر بحث الفاظ کی ضرورت نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے زیر بحث الفاظ کو ہی برقرار رکھا اور اس کے لئے نیا فقرہ تجویز فرمایا۔ حضور کے ارشاد کے مطابق تبدیلی کر دی گئی۔

سب کمیٹی کا آخری حصہ انتظامی امور دفتر اور تعمیرات کے بارہ میں تھا۔ حضور نے فرمایا یہ انتظامی معاملہ ہے اسے انجمن کے اجلاس میں پیش کیا جائے۔

اس کے بعد نظارت جائیداد کی گزشتہ دوران سال کی رپورٹ سیکرٹری مجلس مشاورت مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب نے پیش کی اور بتایا کہ دوران سال کسی اضافے کی ضرورت نہیں پڑی۔

بعد ازاں سیکرٹری مجلس مشاورت نے وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو مجلس مشاورت میں پیش نہیں ہو سکیں۔ انہوں نے ان تجاویز کو نہ پیش کرنے کی وجہ بھی بیان کی۔

اس کے بعد شوریٰ سٹینڈنگ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ساہیوال نے جو سب کمیٹی کے صدر تھے پڑھ کر سنائی۔ اس سب کمیٹی کی سفارشات کا ذکر تعمیل فیصلہ جات میں بھی آچکا ہے۔

مجلس مشاورت کا اگلا مرحلہ شروع ہونے سے قبل صدر مجلس مشاورت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ لاہور کو بلایا کہ وہ کارروائی جاری رکھنے میں صدر مجلس مشاورت کی معاونت کریں۔ چنانچہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے اس اجلاس کی کارروائی کا بقیہ حصہ جاری رکھنے میں صدر مجلس مشاورت کی معاونت کی۔

صدر مجلس مشاورت کے ارشاد پر تجویز نمبر ۲ پر بحث کے سلسلہ میں اس تجویز پر غور کرنے والی سب کمیٹی کے صدر مکرم ملک فاروق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان تشریف لائے اور اپنی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔

[illegible] میں بتایا گیا کہ [illegible] کا اجلاس ۲۴ مارچ ۱۹۸۵ء کو رات ۸ ½ بجے نظارت امور عامہ میں منعقد ہوا اور رات ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ اس سب کمیٹی کے تمام ممبران [illegible] باقاعدہ اجلاس میں موجود تھے۔ اس اجلاس میں ایجنڈے کی تجویز نمبر ۲ جو جماعت احمدیہ تنزانیہ کی طرف سے پیش [illegible] زیر بحث آئی۔ تجویز کے الفاظ یہ ہیں:۔

۱۔ دیہات و قصبات میں ہنر باشندے والے احباب کی مدد سے نئی صنعتیں اور دیگر پیشے سکھانے کے سنٹر کھولے جائیں۔ یہ ایک موثر ذریعہ خدمت ہے۔

۲۔ زراعت کے میدان میں بھی منظم پروگرام تشکیل دیا جائے۔ یہ بھی ایک موثر ذریعہ خدمت ہے۔ کمیٹی نے اصولی طور پر تجویز کی افادیت کو تسلیم کرتے ہوئے اسے منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ تجویز کی شق الف کے بارے میں یہ طے کیا گیا

(۱) نظارت امور عامہ کے شعبہ صنعت و تجارت کو مزید مضبوط اور فعال کیا جائے اور جملہ جماعتوں میں جہاں جہاں سیکرٹریان صنعت و تجارت ابھی تک مقرر نہیں کئے گئے، مقرر کئے جائیں۔

۲۔ امراء اضلاع اور سیکرٹریان صنعت و تجارت کے توسط سے تمام جماعتوں کا جائزہ لیا جائے کہ کن کن پیشوں میں

افراد کی تربیت کا انتظام ہو سکتا ہے۔ نیز اپنے احباب کے کون کون سے بڑے یا چھوٹے صنعتی ادارے اور فیکٹریاں یا کارخانے وغیرہ ہیں۔

۳۔ جماعت کے ایسے ہنرمند افراد کی فہرست مرتب ہو جو دوسرے ضرورت مندوں کو کوئی کام سکھا سکتے ہوں۔ انہیں نظام سلسلہ کی طرف سے اس کام کے لئے مؤثر تحریک کی جائے۔

۴۔ ایسے احباب جو اپنی ملازمتوں سے ریٹائر ہو چکے ہیں اور انہیں صنعتی و تجارتی امور کا تجربہ ہو، ان کے ذریعہ ضرورت مند افراد کو کام سکھایا جائے۔

۵۔ اگر کسی گاؤں یا قصبہ میں کوئی موزوں دوست اپنے طور پر اس قسم کا تربیتی ادارہ قائم کر سکتے ہوں تو نظام سلسلہ انہیں مناسب امداد فراہم کرے۔

۶۔ جس علاقے میں جس قسم کا صنعتی و تجارتی کاروبار (TRADE) غالب طور پر ہو رہا ہے۔ کوشش کی جائے کہ اس علاقے کے کسی گاؤں یا قصبہ اس کاروبار کے متعلق کم از کم ایک ٹریننگ سنٹر تجرباتی طور پر قائم کیا جائے اور بعد میں توسیع ہوتی رہے۔ اس بارہ میں جماعت کے مقامی صنعت کاروں اور تجار حضرات کا تعاون حاصل کیا جائے۔

۷۔ مناسب ہوگا کہ امرائے اضلاع اپنے اپنے ہاں ایک سب کمیٹی مقرر کریں جس میں امیر ضلع کے علاوہ سیکرٹری صنعت و تجارت اور قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ شامل ہوں جو باہم مشورہ سے ان کاموں کو آگے بڑھائیں۔

تجویز کی شق "ب" مندرجہ ذیل ہے:

"زراعت کے میدان میں بھی منظم پروگرام تشکیل دیا جائے۔ یہ بھی ایک مؤثر ذریعہ خدمت ہے۔"

سب کمیٹی نے اس شق کو بھی منظور کئے جانے کی سفارش کی اور اس کے لئے حسب ذیل صورتیں تجویز کیں۔

(۱) تمام بڑی بڑی اور خصوصاً زمیندارہ جماعتوں میں سیکرٹریان زراعت کا تقرر کیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو اس خدمت کے لئے ماہرین زراعت کو ترجیح دی جائے۔

(۲) جماعت کے ماہرین زراعت اور تجربہ کار زمینداروں کی ایسوسی ایشن مرکزی سطح پر قائم کی جائے جو زمیندار احباب کی فنی رہنمائی اور تربیت کا پروگرام بنائے۔

(۳) زمیندار احباب کے لئے اچھے اور نئے اور ترقی دادہ بیجوں کی فراہمی کا انتظام کیا جائے۔ فی الحال تین فصلوں یعنی گندم، کپاس اور مونجی کے بیجوں کے سلسلہ موسمی لحاظ سے موزوں علاقوں کے زمیندار احباب کو تیار کیا جائے اور نظارت زراعت ان کی رہنمائی اور نگرانی کرے۔ سب کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی کہ ان تجاویز پر بیرون پاکستان بھی عمل ہونا چاہیئے۔ اور تحریک جدید اس ضمن میں ضروری اقدامات کرے۔

اس تجویز کو جب بحث کے لئے پیش کیا گیا تو اراکین نے بحث میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اہم مشورے دیئے۔

اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے سب کمیٹی کی رپورٹ میں ایک ترمیم پیش کی کہ سب کمیٹی کی سفارشات پر عملدرآمد کے ساتھ ساتھ ماہرین کی ایک کمیٹی بھی تشکیل دی جائے جو اس سکیم کے سارے پہلوؤں پر تفصیل سے غور و خوض کرے۔ نمائندہ لجنہ نے پردہ کے پیچھے سے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ اس میں خواتین کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ اس میں خواتین کو ہنر سکھانے کی سکیم بھی شامل کی جائے۔

ترمیم تحریری طور پر سامنے آنے کے بعد اراکین مشاورت کو دعوت دی گئی کہ وہ اس ترمیم پر اظہار خیال کریں۔ چنانچہ متعدد اراکین نے اس سلسلہ میں اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔

اس کے بعد ترمیم پر رائے لی گئی تو اراکین مجلس مشاورت کی بھاری اکثریت نے ترمیم منظور کرنے یعنی ایک کمیٹی قائم کرنے اور اصل سفارشات پر عملدرآمد کرنے کی تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

تیسرا دن ۔ دوسرا اجلاس

مجلس مشاورت کے دوسرے روز کا دوسرا اجلاس ۲۳ مارچ ۱۹۸۵ء کو ساڑھے چار بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ صدر مجلس مشاورت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اس اجلاس کی صدارت کی ابتدائی گھڑیوں کے دوران محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ ربوہ ... محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ ... آپ کی معاونت ...

اس اجلاس میں صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ مجلس مشاورت کے سامنے پیش کیا گیا۔ بجٹ صدر انجمن احمدیہ پر غور کرنے کے لئے مقررہ سب کمیٹی کے صدر مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے سب کمیٹی کی سفارشات پیش کیں۔ انہوں نے بتایا کہ صدر انجمن احمدیہ کا محاصل خالص کا بجٹ دو کروڑ ۱۵ لاکھ ۴۴ ہزار ۲۰۰ روپے کا اور کل بجٹ ۲ کروڑ ۶۸ لاکھ ۲۹ ہزار ۲۲۰ روپیہ کا ہے۔ انہوں نے اس بجٹ کو منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

نمائندہ لجنہ نے بجٹ پر بحث کرتے ہوئے فضل عمر ہسپتال کے بارے میں بعض باتوں کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے ہسپتال میں خصوصاً ڈینٹل کلینک میں جنریٹر نہ ہونے کا ذکر کیا اور ڈینٹل کلینک کی مشین کے اکثر خراب رہنے کا شکوہ کیا۔ نیز کہا کہ ہسپتال میں صفائی نہیں رکھی جاتی اور جگہ کی بہت تنگی ہے۔

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال نے اس ضمن میں تفصیلی وضاحت کی اور بتایا کہ ہسپتال کے کئی شعبوں میں جنریٹر موجود ہے۔ تاہم سارے ہسپتال کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک بڑے جنریٹر کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے احمدی انجینئرز سے مشورہ کیا جا رہا ہے۔ اور امید ہے کہ اس ضمن میں جلد انتظام ہو جائے گا۔ ہجوم کی زیادتی اور جگہ کی کمی کی شکایت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کہا اس ضمن میں ایک بہت بڑا تعمیراتی پروگرام حضور کی ہدایات کی روشنی میں شروع کیا گیا ہے۔ اس کی تیاری اب تقریباً آخری مراحل میں ہے۔ نقشے وغیرہ بن چکے ہیں اور پہلے مرحلے کی تعمیر کا کام بہت جلد شروع ہونے والا ہے۔ اس میں ایک آؤٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹ سرجیکل اور میڈیکل آؤٹ ڈور بنایا جائے گا۔ عورتوں کے امراض کے لئے ایک بالکل علیحدہ حصہ بنایا جائے گا۔ اس سے جگہ کی جو کمی محسوس ہوتی ہے، وہ انشاء اللہ دور ہو جائے گی۔ پانی کی کمی کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ربوہ میں عمومی طور پر پانی کی سپلائی کم ہے مگر ہم نے کمیٹی سے بات کرکے ایک انچ موٹے پائپ کا ایک کنکشن حاصل کیا ہے جو ہر وقت پانی سپلائی کرتا رہتا ہے۔ ہسپتال میں ٹیوب ویل لگانا تو نا ممکن ہے کیونکہ اس علاقے میں پانی بہت گہرائی پر دستیاب ہے۔ دوسرے یہ کہ پانی بہت کھارا اور ناقص ہے۔ جو سوائے دھونے دھلانے کے اور کہیں استعمال نہیں ہو سکتا۔ پودوں کو بھی نہیں دیا جا سکتا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہسپتال میں ایک عمدہ لیبارٹری بنانے کا جامع پروگرام بنایا جا رہا ہے جہاں پر ہر قسم کا ٹسٹ ہو سکے گا۔ اس کے علاوہ مزید ٹیکنیکل سنٹر بھی کھولے جا رہے ہیں۔ ایک اور اہم بات انہوں نے یہ بتائی کہ عورتوں کے علاج کے لئے ایک سپیشلسٹ کا تقرر ہو چکا ہے۔ تازہ ... سے تعلیم حاصل کرکے تشریف لا رہی ہیں جو کہ زنانہ امراض کے شعبے کو منظم کریں گی اس سے موجودہ صورت حال میں بہت فرق پڑ جائے گا۔ اور ہم علاج کے ایسے جدید طریقے بھی رائج کر سکیں گے۔ جو پہلے ہم رائج نہیں کر سکے بلکہ پاکستان میں بھی کہیں رائج نہیں ہیں۔ ہسپتال کی عمارت کی مرمت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ قریباً ۳ سال سے ہر سال دو ڈھائی لاکھ روپے عمارت کی مرمت پر خرچ ہو رہے ہیں۔ دو سال قبل عمارت کے ایک تہائی حصہ پر نئی چھت ڈالی گئی ہے پھر گزشتہ سال مزید ایک تہائی حصہ پر چھت ڈالی گئی ہے اور امسال بھی ایک تہائی حصہ پر چھت ڈالی جا رہی ہے۔ چونکہ یہ کافی طویل کام ہے اس لئے جب مرمت کا یہ کام ہو رہا ہو تو ہسپتال میں صفائی نہیں رکھی جا سکتی۔ اب ہسپتال کو بند تو نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مرمت کا کام قسط وار ہو سکتا ہے۔ امید ہے جب مرمت کا یہ کام ختم ہو جائے گا تو صفائی کی صورت حال بھی بہتر ہو جائے گی۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب نے تین اہم باتوں کی وضاحت نہیں کی۔ ایک یہ کہ ڈینٹل کلینک میں مشین اکثر خراب رہتی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر ایک چھوٹے سے جنریٹر کا انتظام بھی ہو سکتا ہے جو زیادہ قیمت کا بھی نہیں ہوتا۔ دوسرے ایکسرے روم کے پاس باتھ روم کوئی نہیں ہے۔ تیسرے نمائندہ لجنہ نے عمومی صفائی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اللہ کے فضل سے ہمارے ہسپتال کی شہرت اچھی ہے۔ دیہاتی لوگ جب ہسپتال میں آتے ہیں تو ایک مریض کے ساتھ اس کے آٹھ دس لواحقین بھی آ جاتے ہیں جو سارے ہسپتال پر قبضہ کئے رکھتے ہیں۔ ان کے لئے بہتر ہے کہ ہسپتال کے کچھ فاصلے پر الگ جگہ بنا دی جائے تاکہ وہ اس مقررہ جگہ کے علاوہ سارے ہسپتال میں گندگی نہ پھیلا سکیں۔ بعض دیگر اراکین نے بھی بحث میں حصہ لیا۔

اس کے بعد بجٹ پر رائے شماری کرائی گئی اور اراکین مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر یہ بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ اس طرح ۵½ بجے دوسرے روز کا دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

دارالضیافت میں خصوصی دعوت

مجلس مشاورت کے دوسرے روز یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۸۵ء کو دارالضیافت کی طرف سے

مجلس مشاورت کے نمائندگان کے اعزاز میں ایک خصوصی دعوت کا اہتمام کیا گیا یہ دعوت احاطہ جلسہ گاہ کے اندر کھلے میدان میں ہوئی جہاں مرزا بشیر احمد صاحب... کے ذریعہ ... روشنی کا انتظام کیا گیا تھا۔

صدر مجلس مشاورت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے جملہ نمائندگان کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی درخواست پر امیر ضلع فیصل آباد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے دعا کرائی۔

تیسرا روز (آخری) اجلاس

مجلس مشاورت ۱۹۸۵ء کا آخری اجلاس مؤرخہ ۳۱ مارچ ۱۹۸۵ء کو ٹھیک ۹½ بجے صدر مجلس مشاورت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی تشریف آوری پر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے کی۔ بعد ازاں صدر مجلس نے دعا کرائی۔ بعد ازاں محترم مرزا عبدالحق صاحب کو سٹیج پر بلایا گیا جنہوں نے باقی عرصہ کارروائی کو جاری رکھنے میں صدر مجلس مشاورت کی معاونت فرمائی۔

سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید و وقف جدید کی رپورٹ مکرم شمیم احمد خالد صاحب کراچی نے پڑھ کر سنائی اور تحریک جدید کا بجٹ مشتمل بر ۱۴ کروڑ روپے آمد و خرچ منظور کرنے کی سفارش کی۔ اس کے بعد اس بجٹ پر اراکین مجلس شوریٰ نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔

اس کے بعد سب کمیٹی کی سفارشات کو رائے شماری کے لئے اراکین مجلس مشاورت کے سامنے پیش کیا گیا تو اراکین نے متفقہ طور پر کھڑے ہو کر اس کو منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

اس کے بعد اسی سب کمیٹی کا دوسرا حصہ پیش کیا گیا جو بجٹ وقف جدید پر مشتمل تھا۔ سب کمیٹی کے صدر صاحب نے سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی اور ۲۱ لاکھ ۶۶ ہزار روپیہ پر ... بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

اس بجٹ پر اظہار خیال کی دعوت دیئے جانے پر متعدد اراکین نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اس کے بعد بجٹ پر رائے شماری کرائی گئی اور جملہ اراکین نے متفقہ طور پر بجٹ ... منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

گیارہ بج کر ۵۵ منٹ پر صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اپنا اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ حالات کچھ بھی ہوں۔ اگر ہم صبر اور دعا سے کام لیتے رہیں گے تو مشکلات کی گھڑیاں بالآخر ختم ہو جائیں گی۔ آپ نے زور دیا کہ احمدی احباب آپس میں بھائی چارے کی فضا پیدا کریں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے مجلس مشاورت کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جماعت کو بابرکت نظام خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے ہمیشہ استفادہ کرتے رہنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ الٰہی جماعتوں پر مشکلات آتی رہتی ہیں۔ ایسے وقت میں استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ مومنانہ فراست سے کام لے کر ہر وقت محتاط اور ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور باہم رابطہ مضبوط کر کے ہر قسم کے رخنے پیدا ہونے کا سدباب کر دینا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ اطاعت نظام کی کامیابی کی بنیاد ہے ... افراد کا ... ضروری ہے۔ آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم عاجز اور کمزور بندوں پر رحم کرے۔ حالات کو اپنے فضل سے بدل دے۔ ہمیں ہر حال میں اپنی رضا پر راضی رکھے اور اپنے سلسلہ کو غالب کرنے کا خود انتظام فرمائے آمین۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اس طرح سے جماعت احمدیہ کی ۶۶ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

والحمد للّٰہ علیٰ ذالک

قادیان کے نواحی قصبہ کاہنواں میں کانگریس آئی کا جلسہ

جماعت احمدیہ کی طرف سے سیاسی قائدین کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مؤرخہ ۱۸ / ۴ / ۸۵ کو قادیان کے نواحی قصبہ کاہنواں میں سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگریس آئی گورداسپور نے لوک ممبرگ پروگرام کے سلسلہ میں ایک بھاری جلسہ کا اہتمام کیا۔ جس میں علاقہ کے ہر طبقہ کے کثیر احباب نے شرکت کی۔ حسب سابق قریبیہ جماعت احمدیہ کے افراد بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس اجتماع کو خطاب کرنے کے لئے دہلی سے شریمتی ڈاکٹر راجندر کماری باجپائی جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگریس آئی کمیٹی، شری رگھونندن لال بھاٹیہ جنرل سیکرٹری کانگریس آئی کمیٹی، شری ... گپتا ... سردار گوردیال سنگھ ڈھلوں سابق سپیکر لوک سبھا تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ پنجاب سے یوتھ کانگریس آئی کے ہردلعزیز اور مستعد نوجوان سردار پرتاپ سنگھ باجوہ، شریمتی سکھبنس کور بھنڈر M.P، شری خوشحال بہل صاحب M.L.A اور دیگر لیڈر صاحبان نے شمولیت اختیار کی اور تقاریر کیں۔ سب نے اپنی تقاریر میں پنجابیوں کو آپس میں پیار کے ساتھ رہنے، آپسی بھائی چارہ کی پرانی روایات کو برقرار رکھنے اور پنجاب میں امن و امان قائم رکھنے پر زور دیا۔

اس موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے بصورت وفد مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف، قائم مقام ناظر امور عامہ۔ مکرم سید سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ مشیر قانونی۔ مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل میونسپل کمشنر اور خاکسار منیر احمد حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ نے شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف قائم مقام ناظر امور عامہ نے شریمتی ڈاکٹر راجندر کماری باجپائی اور شریمتی گپتا M.P کو قرآن کریم اور جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ جس کو قبول کرتے ہوئے انہوں نے اس اجتماع میں جماعت احمدیہ کے افراد کی شمولیت پر اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ پانچ بجے اس جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(خاکسار: منیر احمد حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ قادیان)

اعلانات نکاح و تقریب شادی

مؤرخہ ۳ / ۴ / ۸۵ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم بشیر احمد صاحب آف حیدرآباد کے دو بیٹوں مکرم مشتاق احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ ام ہانی صاحبہ بنت مکرم فیض احمد صاحب مرحوم یادگیر کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پر اور مکرم اشفاق احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ ناصرہ طیبہ صاحبہ بنت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کے ساتھ مبلغ اکیس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ اس کے معاً بعد مکرم اشفاق احمد صاحب کی گلپوشی کی گئی اور تلاوت و نظم کے بعد محترم حضرت امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ ازاں بعد بارات محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کے مکان پر پہنچی جہاں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے مولانا صاحب موصوف کی دختر ناصرہ طیبہ صاحبہ کی رخصتی کی تقریب پر اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز مؤرخہ ۵ / ۴ / ۸۵ کو مکرم مسعود احمد صاحب مالک ... حیدرآباد نے اپنے بھائی عزیز اشفاق احمد صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کر کے قریباً پانچ صد احباب قادیان کو مدعو کیا۔ دعوت کے اختتام پر حضرت امیر صاحب مقامی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ نے اجتماعی دعا کرائی جس کے ... القدس ... ۔ اسی ... بارات ... حضرت امیر صاحب مقامی نے ازراہ شفقت مہمان خانہ ... کے ساتھ انہیں رخصت فرمایا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم مسعود احمد صاحب ... مبلغ ۵/- روپے ... جزاہ اللہ تعالیٰ ... ۔ ... رحمت و برکت ... (ناظر امور عامہ قادیان)

تصحیح

ہفت روزہ بدر مؤرخہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۵ء صفحہ ۵ کالم نمبر ۲ اور صفحہ ۶ ... شائع شدہ ... ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ... EXAGGERATION ... استعمال ہوا ہے ... ہے جگہ یہ لفظ EXTRAVAGANT لکھا گیا ہے۔ ادارہ اس فروگزاشت کے لئے معذرت خواہ ہے۔

ایڈیٹر

اعلانات نکاح اور تقاریب شادی خانہ آبادی

(۱) — مورخہ ۱۲؍۴؍۸۵ کو خاکسار نے مکرم عبدالمجید صاحب لون ابن مکرم نور احمد صاحب لون مرحوم آف ناصر آباد کا نکاح عزیزہ شہزادہ شاہین صاحبہ بنت مکرم محمود احمد خان صاحب آف مانوے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم محمد یوسف صاحب لون سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ناصر آباد نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں چالیس روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ آسنور)

(۲) — اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے سب سے چھوٹے بھائی عزیزم مبشر احمد جاوید سلمہٗ ابن مکرم میاں دین محمد صاحب مرحوم کی شادی عزیزہ رشیدہ بیگم سلمہا بنت مکرم محمد الٰہی صاحب آف بھدوال کیساتھ مورخہ ۲۲؍۳؍۸۵ بروز جمعۃ المبارک بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی الحمدللہ۔ بارات صبح چار بجے لاہور سے روانہ ہو کر دس بجے بھدوال پہنچی جہاں مکرم مرزا ... صاحب ضلع سرگودھا نے دس ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ ازاں بعد بارات دلہن کو لیکر اسی روز رات دس بجے واپس لاہور پہنچی اگلے روز مورخہ ۲۳؍۳؍۸۵ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جسمیں کثیر تعداد میں احباب جماعت مدعو تھے۔

(خاکسار عبدالمالک ناصر ولد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ... لاہور)

(۳) — مورخہ ۲۶؍۲؍۸۵ کو آل بنگال کانفرنس کے آخری اجلاس کے موقعہ پر خاکسار نے مندرجہ ذیل تین نکاحوں کا اعلان کیا اس موقعہ پر مسنون آیات کی تلاوت کے بعد خاکسار نے قرآن مجید و احادیث کی روشنی میں میاں بیوی اور ہر دو کے قریبی رشتہ داروں کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلائی اور بد رسوم سے اجتناب کی تاکید کی۔

(۱) مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سلیمان خان صاحب چھوٹا کلکتہ کا نکاح مکرم نور الحق صاحب ابن مکرم تمیز الدین صاحب مرحوم کیرہ ضلع ... کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(۲) — مکرمہ تہمینہ خاتون صاحبہ بنت مکرم غلام نبی صاحب مالگرام ضلع مرشد آباد کا نکاح مکرم ناصر احمد صاحب نو مسلم (معلم وقف جدید) ابن شری سادھن چندر ملادار ہوسن پور کے ساتھ مبلغ دو ہزار دو سو پچاس روپیہ حق مہر پر۔

(۳) — مکرمہ شکیلہ زمان صاحبہ بنت مکرم صورت الزمان صاحب آف بہالہ کلکتہ کا نکاح مکرم محمد رفیع صاحب ابن مکرم محمد سر نیل ملا صاحب کیرہ کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر۔

(خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ)

(۴) — مکرم مولوی یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرک تحریر کرتے ہیں کہ گذشتہ دنوں خاکسار نے مندرجہ ذیل تین نکاحوں کا اعلان کیا ہے۔

(۱) مورخہ ۲۰؍۱؍۸۵ کو بمقام بھدرک مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ بنت مکرم سید غلام احمد صاحب ساکن خانپور ملکی کا نکاح مکرم شیخ محمد اقبال احمد صاحب ابن مکرم شیخ عبدالصمد صاحب احمدی بھدرک اڑیسہ کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم عبدالمجید صاحب نے اس خوشی میں مبلغ بیس روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

(۲) — مورخہ ۲۲؍۳؍۸۵ کو بمقام بھدرک مکرمہ طاہرہ خاتون صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالصمد صاحب احمدی بھدرک کا نکاح مکرم سید شکیل احمد صاحب ابن مکرم سید غلام احمد صاحب خانپور ملکی کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اس خوشی میں لڑکی کے بھائی مکرم عبدالودود صاحب نے مبلغ بیس روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیراً۔

(۳) — مورخہ ۲۲؍۳؍۸۵ کو بمقام بھدرک مکرمہ مذکرہ خاتون صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالصمد صاحب احمدی بھدرک کا نکاح مکرم رحیم احمد صاحب خان ابن مکرم علی خان صاحب آف کیرنگ کے ساتھ مبلغ چار ہزار حق مہر پر پڑھا اس خوشی میں لڑکی کے بھائی مکرم عبدالودود صاحب مبلغ ... روپیہ مختلف مدات میں دیئے ہیں جزاہ اللہ خیراً۔

(۵) — مورخہ ۱۹؍۴؍۸۵ ... مسجد ... میں ... صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے ... عزیزہ ... کا ...

قادیان دارالامان میں رمضان المبارک گذارنے کے سلسلہ میں

ضروری اعلان

بفضلہ تعالیٰ امسال رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ مورخہ ۲۲؍مئی ۸۵ء بمطابق ۲۲؍ہجرت ۱۳۶۴ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے وہ دوست اور احباب جو رمضان المبارک ۱۴۰۵ ہجری قمری مرکز سلسلہ قادیان میں گذارنے اور یہاں کے دینی اور روحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس القرآن واحادیث سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہش مند ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں جلد بھجوا دیں۔ درخواست میں اس امر کی بھی وضاحت فرما دیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے ان کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ امید ہے کہ احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مبلغین کرام کیلئے ضروری اعلان

جملہ مبلغین کرام کی اطلاع و آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲؍مئی ۱۹۸۵ء مطابق ۲۲؍ہجرت ۱۳۶۴ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مبلغین کرام اس مقدس مہینہ میں دورہ نہ کریں بلکہ اپنی اپنی جماعتوں میں درس و تدریس تراویح، تہجد اور دیگر تربیتی اور تعلیمی پروگرام جاری رکھیں تا کہ جماعتیں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی فضیلت سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن اور نمایاں رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جلسہ یوم خلافت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت جاری و ساری ہے خلافت اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا اور عظیم الشان انعام ہے۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ جماعتیں اپنے ہاں ۲۷؍ہجرت ۱۳۶۴ ہش (۲۷؍مئی ۱۹۸۵ء) جلسہ یوم خلافت منعقد کریں۔ اور جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے اس ابدی انعام، اس کی برکات اور خلافت کی ضرورت و اہمیت پر مقررین حضرات روشنی ڈالیں اور جلسوں کی روئیداد نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں بھجوائیں۔

جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق جلسوں کے انعقاد کی تاریخ میں رد و بدل کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

٭٭ نائب ناظر تعلیم کا نکاح عزیزہ شاہدہ بیگم سلمہا بنت مکرم میاں ولی محمد صاحب ساکن رشی نگر کشمیر کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اس خوشی میں دس روپے اعانت میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار قریشی فضل حق درویش قادیان)

قارئین سے ان تمام رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

أفضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD,

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA-700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PHONE:- 279203

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں ۔ لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

جی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

[illegible]

● الیکٹرک انجینئرز ● [illegible] ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر [illegible]

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C/10 LAXMI GOBIND APART. J.P. ROAD, YERSOVA.
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI, (WEST)

ٹیلی فون
574106
629389

BOMBAY-58.

میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا

(فتح اسلام مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی لون ہل

نمبر [illegible]
فلک نما
حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

ٹیلیفون نمبر
23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے ایمبیسیڈر ۞ بیڈفورڈ ٹرک

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے اسٹاکسٹ

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16, MANGOE LANE CALCUTTA-700001.

تحفہ سب سے پہلے

شرط ہے کہ مسلم ہو پہ نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

پیشکش:- سن رائز ربڑ پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS.
SHED 11. C.16
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERE-571201.

PHON { OFFICE 200
{ [illegible] 293

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
M.A. RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA

BOMBAY-8.

ریگزین، فوم، چمڑے، جلتی اور دیوٹ سے تیار کردہ بہترین [illegible]
بیگ، بریف کیس، [illegible] بیگ [illegible] بیگ [illegible] مردانی ہینڈ [illegible] چاپو
کوبرا اور بیلٹ کے مینوفیکچرز۔ آرڈر [illegible]

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹروں کی خرید و فروخت اور

تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECON MAIN ROAD
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004
PHONE NO 76360.

چودھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۳۴۷۱

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ { کرشن احمد اگوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ بھیون ڈریسز :- میدان روڈ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گولڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریل روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو، ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12 CANNANORE - 4495

حیدر آباد میں　　فون نمبر :- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱-۱۲-۲۸۷ حیدر آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۲۱)

فون نمبر 42916　　ٹیلیگرام :- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پیسٹ)

نمبر ۲-۴-۲۸۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۵۰۰۰۲۷ (آندھرا پردیش)

تربیت کا ایک لازمی حصہ قیام نماز ہے

NFR®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شوٹ ہوائی چپل نیز پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !!